مُسلسل اِشاعت کے 59 سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

مُلتان

مؤسس

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مارچ 2022ء | شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ

شمارہ: ۳ | جلد: ۲۶

الحمدللہ لاہور کے داخلی اور خارجی راستوں پر آیت ختم نبوت اور حدیث مبارکہ کا ترجمہ آویزاں کردیا گیا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے مجاہد ختم نبوت محترم جناب چوہدری پرویز الٰہی صاحب کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ پوری قوم کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

توحیدِ باری تعالیٰ اور ایک عام غلطی کا اِزالہ

ختمِ نبوت کی ذمہ داریاں پوری کریں

الحاج سیف الرحمٰن بہاولپوری

شبِ برات کے فضائل

مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۳ جلد : ۲۶

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری
مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری
خواجہ خواجگان حضرۃ مولانا خان محمد صاحب
حضرت مولانا عبدالرحمن میانوی
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھری
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
شیخ الحدیث حضرۃ مولانا مفتی احمد الرحمن
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوری
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہید
صاحبزادہ طارق محمود

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا سید محمد سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حافظ محمد یوسف عثمانی	مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا غلام حسین
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان فون : 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

محاسبہ قادیانیت جلد نمبر پندرہ کا مقدمہ	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات و مضامین

توحید باری تعالیٰ اور ایک عام غلطی کا ازالہ (قسط نمبر:2)	مولانا محمد مسلم دیوبندی	11
ختم نبوت کی ذمہ داریاں پوری کریں	خطاب: حضرت سید مختار الدین شاہ	14
فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم از مسلم شریف	مولانا محمد شاہد ندیم	17
مشکلات کے حل کے لئے چند وظائف	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	20
شب برأت کے فضائل	مولانا محمد امین	21
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:3)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/مولانا غلام رسول	22

شخصیات

الحاج سیف الرحمٰن بہاول پوری	مولانا اللہ وسایا	26
حضرت مولانا محمد قاسم قاسمی فقیروالی	// //	28
حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی	// //	30
حضرت مولانا مفتی داؤد احمد لاہور	// //	32
حضرت مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی	// //	32
حضرت مولانا حماد اللہ عزیز شجاع آبادی	// //	33

رد قادیانیت

محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۱۴ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	34
خواجہ حسن نظامی دہلوی کے بیان پر قادیانی پروپیگنڈا کی حقیقت	// //	41
مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت (قسط نمبر:5)	حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی	42
ختم نبوت اسٹیشن......اورنج ٹرین لاہور کے ایک اسٹیشن کا نام	مولانا عبد الجبار سلفی	45

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	49
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	51

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

محاسبہ قادیانیت جلد پندرہ کا مقدمہ

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ. امابعد!

محض اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق سے ''محاسبہ قادیانیت'' کی جلد نمبر ۱۵ پیش خدمت ہے۔اس جلد میں کل ۱۳ رسائل ہیں۔

حضرت مولانا محمد مسلم عثمانی دیوبندی کے حالات چمنستان ختم نبوت (ج۵ص۲۰۰ جدید ایڈیشن) پر ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ردقادیانیت کے عنوان پر یہ برصغیر کے مسلمانوں کے محسن تھے۔ان کی گراں قدر کتابیں:

۱...... مسلم پاکٹ بک،۲......اہل قبلہ کی تحقیق۔ یہ احتساب قادیانیت ج۲۰اور ج۴۵ میں بالترتیب ہم شائع کر چکے ہیں۔الحمدللہ محاسبہ کی اس جلد میں:

۱...... ایمان کی کسوٹی: نام کا آپ کا رسالہ شامل اشاعت ہے،جس کے ٹائٹل پر آپ نے یہ اشعار لکھے ہیں:

خضر نہ ملتے یا آب بقاء نہیں ملتا　راہ ہدی پہ سکندر کو کیا نہیں ملتا
پھر آیا کعبہ بھی شیخ اور پتا نہیں ملتا　طلب ہی صدق نہ تھی ورنہ کب یہ ممکن تھا
پھر ہم بھی دیکھیں تو کیونکر خدا نہیں ملتا　تلاش صدق ہو گردش قدم صورت رقص

ان اشعار کے نیچے مصنف نے اس رسالہ کا خود یہ تعارف ٹائٹل پر لکھا: ''اس میں ایک طرف مرزائی جماعت کے ایمان کو قرآن وحدیث کی کسوٹی پر کستے ہوئے اہل قبلہ عدم تکفیر کے معنی بتائے ہیں اور دوسری طرف یہ رسالہ حق پرستوں کے لئے جمال خداوندی کا عکسی آئینہ ہے اور دنیا کے مختلف مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کی سچی تصویر ہے۔''

۲...... حضرت مولانا محمد مسلم عثمانی دیوبندی کی ایک دوسری کتاب ''دافع الشبہاب عن آیات رب الکائنات'' بھی محاسبہ کی اس جلد میں شامل اشاعت ہے۔اس کا مصنف نے اشاعت اوّل کے ٹائٹل پر تعارف یہ لکھا ہے۔''جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ''آج کل ملحدین، اسلام کی فطری اور سادہ تعلیم میں اپنی ناسمجھی سے طرح طرح کے شکوک اور اعتراضات پیدا کرکے لوگوں کو گمراہ کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔اس فتنہ کی روک تھام کے واسطے ایسی کتاب کی ضرورت تھی جس میں

ان کو تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہوں، خدا کا شکر ہے کہ آج ''دافع الشبہات عن آیات رب الکائنات'' کا پہلا حصہ اسلامی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ جس میں ملحدانہ شبہات کے جوابات کے علاوہ مرزا قادیانی کے ان شکوک کا جن کی وجہ سے وہ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات سے انکار کرنے پر مجبور ہوئے۔ محققانہ طرز پر اس طرح حل کیا گیا ہے کہ جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے سچے حالات بآسانی معلوم ہوجائیں اور مرزا قادیانی کو آئندہ بولنے کی گنجائش نہ رہے۔ مولانا کے یہ دونوں رسائل آپ کے انبالہ چھاؤنی کے قیام ۱۹۲۱ء تا ۱۹۲۴ء کے دوران شائع ہوئے۔ جب آپ مدرسہ معین الاسلام انبالہ چھاؤنی میں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ گویا قریباً سو سال قبل کے یہ رسائل ہیں جو اس جلد میں شائع کرنے کی ہم سعادت حاصل کررہے ہیں۔ یہ دونوں رسائل شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری کی لائبریری دارالعلوم دیوبند سے مولانا شاہ عالم گورکھپوری کی عنایت سے دستیاب ہوئے۔

۳...... حضرت مولانا محمد مسلم عثمانی دیوبندی کے ایک رسالہ ''اہل قبلہ کی تحقیق'' کے جواب میں قادیان کے صیغہ تصنیف نے ''انوار احمدیہ'' رسالہ شائع کیا۔ مولانا محمد مسلم عثمانی دیوبندی نے ''آفتاب اسلام'' کے نام سے اس کا جواب شائع کیا۔ یہ رسالہ بھی محاسبہ کی اس جلد میں شریک اشاعت ہے۔ مولانا نے خود اس رسالہ کی اشاعت اوّل کے ٹائٹل پر اس کا تعارف لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!...... ''ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٓئک ھم الکافرون'' جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کو نہیں مانتے وہ کافر ہیں۔

مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار　　کون ہے تارک آئین رسول مختار
ہوگئی کس کی نظر طرز سلف سے بیزار　　کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعار اغیار
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں　　قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں (اقبال)

اس رسالہ میں مرزائی جماعت کے وہ کفریہ عقائد بیان کئے گئے ہیں جن کو وہ خود تسلیم کرتے ہیں اور ان سے انکار نہیں کرتے۔ اس رسالہ کے آخر پر ۹؍مارچ ۱۹۳۲ء درج ہے۔ الیکٹرک پریس لائل پور سے شائع ہوا ہے۔ یہ بھی اس جلد میں شریک اشاعت ہے۔ یہ بھی دارالعلوم دیوبند میں محفوظ مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری کی لائبریری سے مولانا شاہ عالم گورکھپوری کے توسط سے ہمیں موصول ہوا ہے۔ اب تک:

(۱) مسلم پاکٹ بک، احتساب ج ۲۰ میں　(۲) اہل قبلہ کی تحقیق، احتساب ج ۴۵ میں

اور اس جلد میں (۳) ایمان کی کسوٹی (۴) دافع الشبہات عن آیات رب الکائنات

(۵) آفتاب اسلام۔ گویا پانچ رسائل مولانا محمد مسلم عثمانی دیوبندی کے ہم شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں، مزید بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ میسر فرمادیں تو اشاعت پذیر ہوں گے۔ ان شاء اللہ!

۴...... مرزا کی نبوت کی تردید بصورت تجدید مسمّٰی بہ عجیب سوالات: بٹالہ ضلع گورداس پور کے ایک زمیندار عبدالعزیز تھے جو قادیانی ہوگئے۔ مرزا قادیانی نے اپنی زوجہ نصرت جہاں کے نام اپنی زرعی جائیدادزمین رہن کرائی تھی تو یہی عبدالعزیز زمیندار بٹالہ نے سرکاری عملہ کو قادیان لاکر کاغذات کی تکمیل کرائی تھی۔ بعد میں یہ مرزا قادیانی کے دوسرے مریدوں ڈاکٹر عبدالحکیم خان، میر عباس علی لدھیانوی، الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ لاہور، حافظ محمد یوسف وغیرہ کی طرح ملعون قادیان کو چھوڑ کر اس سے علیحدہ ہوگئے تھے ''حقیقت المہدی'' نامی مرزا کی تردید میں کتاب لکھی۔ اس پر پیسہ اخبار لاہور میں تبصرہ شائع ہوا تو اس پر الحکم قادیان کے ایڈیٹر نے عبدالعزیز کو نشانۂ تنقید پر رکھا اس کا جواب عبدالعزیز نے پیسہ اخبار لاہور میں شائع کردیا جو (گلستان ختم نبوت کے ص۳۷۳) پر چھپ چکا ہے۔ ''حقیقت المہدی'' کتاب تو ہمیں میسر نہ آئی۔

البتہ حضرت مولانا سید مرتضٰی حسن چاندپوری شیر خدا کی لائبریری دارالعلوم دیوبند سے عبدالعزیز کا ایک رسالہ ''مرزا کی نبوت کی تردید بصورت جدید مسمّٰی بہ عجیب سوالات'' مولانا شاہ عالم گورکھپوری کی عنایت سے ملی ہے۔ مصنف کسی زمانہ میں قادیانی ملعون کا مرید رہا ہے۔ اس رسالہ میں اس کی بعض باتوں سے اب بھی اتفاق نہیں کیا جاسکتا۔ ایک مسلمان ہونے کے ناتے اب بھی وہ باتیں قابل قبول نہیں۔ لیکن رسالہ چونکہ ردقادیانیت کی تاریخ کی ایک اہم دستاویز ہے۔ پھر اس کا طرز تحریر بھی البیلا ہے۔ پڑھیں گے تو ہنسی نہ روک پائیں گے۔ اس کے استدلالات بھی ''جیسا منہ ویسی چپیڑ'' کا مصداق ہیں۔ مرزا قادیانی کے منہ پر اس کے ایک سابقہ مرید کی چھترول کے نکتہ نظر سے اسے شائع کیا ہے۔ پڑھتے ہوئے یہ مدّنظر رہے، اسی عبدالعزیز کو ملعون قادیان نے (انجام آتھم ص۴۲) پر اپنے تین سو تیرہ نام نہاد گواہان مہدویت کے طور پر پیش کرتے ہوئے نمبر۷۶ پر اس کا نام نبی بخش نمبردار بٹالہ لکھا ہے۔ اس کا اصل نام عبدالعزیز تھا۔ جسے مرزا نے اپنا گواہ لکھا اسی نے بعد میں مرزا قادیانی کو کذاب ثابت کیا۔ یہ رسالہ اس جلد میں شامل ہے۔

۵...... جناب محبوب علی رحمانی جو خانقاہ رحمانیہ مونگیر شریف کے مسترشد تھے۔ آپ نے ''چودھویں صدی کا نبی'' کے نام سے قادیانیوں کے خلاف چند صفحاتی رسالہ لکھا جو ۱۴؍مارچ ۱۹۱۹ء کا شائع شدہ ہے۔ یہ رسالہ بھی شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضٰی حسن چاندپوری کی لائبریری دارالعلوم دیوبند سے مولانا شاہ عالم گورکھپوری کے کرم سے ہمیں موصول ہوا۔ ایک سو دو سال بعد اس کی اشاعت باعث خوشی ہے۔ اس کی ضخامت کو نہیں قدامت کو مدنظر رکھیں تو جھوم اٹھیں گے۔ الحمدللہ!

۶...... امراض مرزا: حضرت مولانا علامہ نور محمد خان ٹانڈوی مظاہر العلوم سہارن پور کے مبلغ، مناظر اور داعی تھے۔ آپ نے ردقادیانیت پر:

۱......	اختلافات مرزا	۲۹؍جون ۱۹۳۳ء
۲......	کفریات مرزا	۱۸؍جولائی ۱۹۳۳ء
۳......	کذبات مرزا	۲۲؍مارچ ۱۹۳۴ء
۴......	مغلظات مرزا	۲۵؍فروری ۱۹۳۵ء
۵......	کرشن قادیانی	۷؍مئی ۱۹۳۵ء

میں تحریر کیں جو احتساب قادیانیت ج ۱۷ ص ۳۶۷ تا ص ۶۳۰ پر ہم نے ۲۰۰۶ء میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کا ایک رسالہ:

۶...... ''دفع الحادعن حکم الارتداد'' فتاویٰ ختم نبوت ج ۳ ص ۲۱۵ تا ۲۳۴ پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ ساتواں آپ کا رسالہ ''امراض مرزا'' آئینہ مظاہر العلوم سہارن پور ختم نبوت نمبر ص ۱۱۷ سے ۱۴۷ پر شائع ہوا ہے۔ جو ہم محاسبہ کی اس جلد پندرہ میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ۲۰۰۶ء میں احتساب قادیانیت ج ۱۷ کے عرض ناشر میں اس کی تلاش کی بابت اپنی طلب کا اظہار کیا تھا۔ پندرہ سال بعد یہ رسالہ حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری کے توسط سے ملا ہے۔ اس پر ہم موصوف کا شکریہ اور اللہ رب العزت کے لئے سجدہ شکر بجالاتے ہیں جس نے ہمیں اس کامیابی سے ہم کنار فرمایا۔ یہ رسالہ مصنف نے ۱۹۶۲ء میں شائع کیا تھا۔

۷...... سیف اللہ الجبار: محاسبہ کی اس جلد میں شامل اشاعت ہے۔ قدم رسول کٹک سے ایک قادیانی میاں محمد محسن نے اشتہار رواجب الاظہار مولانا ابوالفرح سحر البیان جناب سید انوار الحق (کمال الرؤیائی) کے خلاف شائع کیا۔ مولانا موصوف نے ''سیف اللہ الجبّار'' کے نام سے یہ رسالہ ترتیب دیا۔ مطبع قیومی کانپور سے یہ شائع ہوا۔ یہ مئی ۱۹۱۷ء کی بات ہے۔ حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری کے کتب خانہ دارالعلوم دیوبند سے مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے ارسال فرمایا۔ ایک سو پانچ سال بعد اسے ہم دوبارہ شائع کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ اس رسالہ کے حواشی مولانا عبدالغفور خازن مدرسہ مصباح العلوم آسن سول ضلع بردوان بنگال اڑیسہ کٹک نے تحریر کئے۔

۸...... راہ حق متعلقہ قادیان: جناب احمد عبدالحلیم صاحب سوداگر چرم اشرف منزل کرنیل گنج کانپور کو قادیانیوں کا ایک رسالہ ''مسلمانوں کا اس زمانہ کا امام کون ہے'' ملا۔ آپ نے ''راہ حق متعلقہ قادیان'' نام

سے اس کا جواب تحریر کیا۔ مگر اس کے شائع کرنے میں دس سال سے بھی زائد عرصہ تاخیر ہوگی۔ تب کہیں اکتوبر ۱۹۲۶ء میں جا کر شائع ہوا۔ اس رسالہ اور اس کے مؤلف کی بابت اتنا عرض ہے کہ اس رسالہ کو حکیم الامت حضرت شاہ اشرف علی تھانوی نے حرف بہ حرف پڑھا، تصحیح و تسہیل فرمائی، تصدیق و توثیق سے سرفراز کیا اور اس کی اشاعت کے لئے حکم ارشاد فرمایا۔ اس کی پہلی اشاعت حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی صاحب اور آپ کے بھائی حضرت قاری محمد طاہر قاسمی کے زیر اہتمام مطبع قاسمی دیوبند سے ہوئی۔ مدرسہ جامع العلوم جامع مسجد ٹیکا پورہ کان پور کے کتب خانہ سے یہ رسالہ حاصل کر کے مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے ارسال فرمایا۔ چورانوے سال بعد اس کی دوسری بار اشاعت محاسبہ قادیانیت کی اس جلد پندرہ میں کتنی خوشیوں کا باعث ہے۔ اندازہ فرمائیں اور مطالعہ بھی۔

۹...... مرزائے قادیانی کے عقائد والہامات و دعویٰ الوہیت: تقسیم ہند سے قبل امرتسر میں ’’انجمن اصلاح المسلمین‘‘ نے اس رسالہ کو شائع کیا۔ الیکٹرک پریس امرتسر ہال بازار سے شائع ہوا۔ اس وقت اس انجمن کے سیکرٹری مولانا محمد داؤد پسروری تھے۔ یہ رسالہ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری کی لائبریری دارالعلوم دیوبند سے لے کر مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے بھجوایا۔ الحمدللہ کہ اس کی اشاعت ثانی کی محاسبہ قادیانیت کی اس جلد پندرہ میں اللہ تعالیٰ نے توفیق رفیق فرمائی۔ **الحمدللہ! علٰی ذالک!**

۱۰...... مسیح قادیان کے کذب کا اعلان: مؤلفہ جناب نواب سید سعادت علی خان دربھنگہ، دربھنگہ کے قادیانی میاں عبداللہ دین نے ایک ورقہ اشتہار ملعون قادیان کی حمایت اور مسلمانوں کے خلاف شائع کیا۔ جس کا جواب نواب سید سعادت علی خان پیغمبر پور اسٹیٹ ضلع دربھنگہ نے دوصفحاتی ایک ورقہ شکل میں دیا جو مونگیر شریف رحمانیہ پریس سے شائع ہوا۔ جو محاسبہ کی اس جلد میں شائع کرنے کی ہم سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۱۱...... مہر صداقت المعروف بہ احکام شریعت: ریاست رام پور جناب مولانا محمد اسماعیل خان صبر رام پوری نے ایک استفتاء مرتب کر کے مدرسہ عالیہ ریاست رام پور کے علماء کرام کی خدمت میں ۱۹۱۷ء کو پیش کیا۔ حضرت مولانا سلامت اللہ صاحب نے اس کا جواب تحریر فرمایا۔ اس فتویٰ پر مدرسہ عالیہ کے مدرسین واساتذہ ومشائخ نے دستخط کئے۔ یوں اس فتویٰ نے ایک وجاہت وثقاہت حاصل کر لی۔ یہ بھی ایک قدیم اور وقیع فتویٰ ہے۔ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری کے کتب خانہ دارالعلوم دیوبند سے حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے بھجوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہتر جزائے خیر سے سرفراز فرمائیں۔ فتاویٰ ختم نبوت مرتب کرتے وقت یہ فتویٰ ہمارے سامنے نہ تھا۔ ورنہ اس میں شامل کیا جاتا۔ اب فتاویٰ ختم نبوت کی نئی اشاعت پر رفقاء اسے بھی شامل اشاعت کر لیں تو کرم ہوگا اور خوشی بھی۔

۱۲...... ''شہر ہاپوڑ میں قادیانی سرگرمیاں اور اس کا کامیاب تعاقب'': شہر ہاپوڑ میں چند قادیانیوں کے بارہ میں معلوم ہوا کہ وہ قادیانیت پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر ان سے رابطہ ہوا تو قادیانی مرکز کے قادیانی مبلغ انصار قادیانی مناظرہ کے لئے تیار ہوگئے۔ شرائط مناظرہ کے لئے تاریخ طے ہوئی تو قادیانی گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہوگئے۔ اس کی پوری کہانی مولانا ریاست علی نے اس رسالہ میں قلمبند کی ہے۔ ۱۹۹۷ء کی ذاکر نگر نئی دہلی اوکھلا کی بات ہے۔ یہ رسالہ بھی التراث الاسلامی دیوبند کی لائبریری سے مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے بھجوایا۔

۱۳...... فرقہ غلمدیہ یا جماعت احمدیہ: سہارن پور شہر کے ایک سرے پر قادیانیوں نے پر پرزے نکالنے چاہے تو مظاہر العلوم وقف کے حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب کے حکم پر یہ رسالہ مولانا عبدالقدوس صاحب رومی مفتی شہر آگرہ نے مرتب فرمایا جسے مظاہر العلوم (وقف) سہارن پور نے شائع کیا۔ جمعیت علماء دہلی کی لائبریری سے مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے ملتان دفتر ارسال فرما کر ممنون احسان کیا۔

۱۴...... مرزا غلام احمد کادیانی کو مسیح ومہدی ماننا کفر ہے: کادیانیوں نے ایک پمفلٹ ''مسیح ومہدی معہود کو ماننا ضروری ہے'' لکھا۔ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے مبلغ مولانا اشتیاق احمد صاحب مہراج گنج نے اس کے جواب میں یہ رسالہ تحریر کیا جو محاسبہ کی جلد ہذا میں شریک اشاعت ہے۔

۱۵...... قادیانی مغالطوں کے مدلل جوابات: قادیانیوں نے اردو ہند سماچار (پنجاب انڈیا) میں ۱۵رمئی ۲۰۱۱ء کو ایک مضمون لکھا۔ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم کے مبلغ مولانا اشتیاق احمد مہراج گنجی نے اس رسالہ کی شکل میں اس کا جواب دیا۔ یہ بھی محاسبہ کی جلد ہذا میں شریک اشاعت ہے۔

۱۶...... سیف الرحمن علیٰ راس الشیطان: یہ فتویٰ ۱۹۱۲ء کا ہے۔ فتاویٰ ختم نبوت میں شامل نہیں تو شامل کیا جانا چاہئے۔ جناب مولانا شمس الدین نقشبندی محمودی جالندھری کے حکم پر شائع ہوا۔ ایک سو دس سال بعد دوبارہ اس کی اشاعت عنداللہ مقبول عمل ہے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ!

۱۷...... الاعلام من العلماء الربانیین فی عدم جواز صلوٰۃ جنازۃ القادیانیین: ۱۳۳۲ء مطابق ۱۹۱۴ء میں یہ رسالہ مولانا شمس الدین جالندھری نے بلالی سٹیم پریس سادھورہ سے چھپوا کر شائع کیا۔ ایک سنی امام نے جانتے ہوئے ایک قادیانی کا جنازہ پڑھا دیا تھا۔ اس فتویٰ میں کہا گیا کہ وہ علانیہ توبہ وتجدید نکاح کرے ورنہ امامت سے علیحدہ کر دیا جائے۔ یہ فتاویٰ ختم نبوت میں جانا چاہئے۔

۱۸...... فیصلہ ناطق مابین کاذب وصادق: جناب ڈاکٹر محمد عظیم الدین دیوبندی حنفی قادری نے ۳۰رجنوری ۱۹۰۸ء کو یہ رسالہ لکھا تھا۔ ہمیں تراث الاسلامی دیوبند کی لائبریری سے مولانا شاہ عالم گورکھپوری کے ذریعہ

موصول ہوا۔ اس کا آخری حصہ ذات پات اور پیشوں سے متعلق تھا۔ وہ ہمارے موضوع سے غیر متعلق تھا وہ ہم نے حذف کر دیا ہے۔ مصنف نے قادیان کے دجال کی خوب خبر لی ہے اور اچھی دھنائی کی ہے لیکن بعض باتیں توجہ طلب یا غیر مانوس ہیں لیکن محض اس لئے کہ یہ ایک ریکارڈ کا حصہ ہے ان کو بھی رہنے دیا گیا۔ یہ رسالہ ملعون قادیان کی زندگی میں اس کے خلاف لکھا گیا۔ اس امتیاز کو سامنے رکھتے ہوئے بعض جگہ صرف نظر کرنا پڑا۔

۱۹...... آپ بیتی: حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن شاہ جمالی ضلع مظفر گڑھ کے باسی تھے۔ اوکاڑہ، سیالکوٹ، لاہور میں امام وخطیب رہے۔ آپ اپنے دور میں رد قادیانیت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا عظیم الشان نشان تھے۔ اپنی زندگی میں قادیانیوں کے رد کے سلسلہ میں جو اہم واقعات پیش آئے آپ بیتی کے نام پر آپ نے اس رسالہ میں جمع کر دیئے جو محاسبہ قادیانیت کی جلد ۱۵ میں پیش خدمت ہیں۔

۲۰...... آسمانی دلہن	۲۱...... توہین حسین رضی اللہ عنہ
۲۲...... تکفیر مسلم	۲۳...... چھوٹا منہ بڑی بات
۲۴...... مخلصانہ درخواست	۲۵...... جاء الحق وزھق الباطل
۲۶...... انجام مرزا	۲۷...... حیات موسیٰ علیہ السلام از کتب مرزا
۲۸...... حیات عیسیٰ علیہ السلام مرزا قادیانی کی کتابوں سے	۲۹...... ادھوری باتیں
۳۰...... انمول موتی	۳۱...... دس ہزار کا نقد انعام

نوٹ: ۱۹ سے لے کر ۳۱ تک یہ تمام رسائل مولانا حافظ عبدالرحمٰن مظفر گڑھی شاہ جمالی کے ہیں جن کو اس جلد ۱۵ میں شامل کیا جارہا ہے۔ گویا محاسبہ قادیانیت کی جلد پندرہ میں:

۱...... حضرت مولانا محمد مسلم عثمانی دیوبندی	کے	۳	رسائل
۲...... جناب عبدالعزیز زمیندار بٹالہ ضلع گورداس پور	کا	۱	رسالہ
۳...... جناب محبوب علی رحمانی (مونگیر شریف)	کا	۱	رسالہ
۴...... حضرت مولانا علامہ نور محمد خان ٹانڈوی	کا	۱	رسالہ
۵...... مولانا ابوالفرح سید انوار الحق (کمالی الرویائی)	کا	۱	رسالہ
۶...... مولانا احمد عبدالحلیم سوداگر چرم نیل گنج کان پور	کا	۱	رسالہ
۷...... انجمن اصلاح المسلمین امرتسر	کا	۱	رسالہ
۸...... جناب نواب سید سعادت علی خان دربھنگہ	کا	۱	رسالہ
۹...... حضرت مولانا سلامت اللہ رام پوری	کا	۱	رسالہ

۱۰......	حضرت مولانا ریاست علی قاسمی رام پوری	کا	۱	رسالہ
۱۱......	حضرت مولانا عبدالقدوس رومی (آگرہ)	کا	۱	رسالہ
۱۲......	حضرت مولانا اشتیاق احمد مہراج گنجی	کے	۲	رسائل
۱۳......	مولانا شمس الدین نقشبندی محمودی جالندھری	کے	۲	رسائل
۱۴......	جناب ڈاکٹر ایس ایم عظیم الدین دیو بندی	کا	۱	رسالہ
۱۵......	حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن (مظفر گڑھ)	کے	۱۳	رسائل
	گویا پندرہ حضرات کے	کل	۳۱	رسائل

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔ اللہ رب العزت قبول فرمائیں۔

محتاج دعا...... فقیر: اللہ وسایا، ملتان

ایک روزہ ختم نبوت پروجیکٹر کورس

۱۳ جنوری ۲۰۲۲ء کو جامع مسجد امیر حمزہؓ چک ۱۶۸/ ۱۷ اشمالی چک منگلا سلانوالی میں زیر نگرانی قاری حفیظ اللہ منگلا بکاوش جناب اظہار الحق منگلا ولد مولوی عبدالماجد و بھائی عبدالعزیز ولد دلمیر خان کورس منعقد ہوا۔ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے سبق پڑھایا۔ آخر میں جماعت کا لٹریچر فری تقسیم ہوا۔

علماء کنونشن قائد آباد ضلع خوشاب

۲۸ر جنوری ۲۰۲۲ء علماء کنونشن مرکزی جامع مسجد فیصل قائد آباد شہر ضلع خوشاب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت زیر اہتمام منعقد ہوا۔ جس میں ضلع کے جید علماء نے شرکت کی۔ نقابت مولانا انیس نے کی۔ تلاوت قاری محمد دانیال نے جبکہ نعت حافظ محمد طیب رحیمی نے پیش کی۔ بیان مولانا تنویر احمد، مولانا منیر احمد، حافظ محمد احمد، مولانا غلام رسول دین پوری کے ہوئے۔ سرپرستی مولانا سید امیر احمد آف اترا شہر نے کی۔

ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مورخہ ۲۸ر جنوری ۲۰۲۲ء کو بعد نماز مرکزی جامع مسجد چک ۱۰۹ر بارہ ایل چیچہ وطنی میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا ریاض احمد نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی محمد ساجد، مولانا کفایت اللہ حنفی سمیت متعدد علماء کرام اور سماجی شخصیات نے شرکت وخطاب کیا۔

توحید باری تعالیٰ اور ایک عام غلطی کا ازالہ

قسط نمبر 2:　　مولانا محمد مسلم دیوبندی

اسباب کفر: اب یہ بات کسی قدر واضح ہوگئی کہ ایمان محض ذات باری تعالیٰ اور اس کی صفات کے متعلق صحیح علم رکھنے اور تمام احکام الٰہیہ جو بذریعہ انبیاء کرام علیہم السلام ہم تک پہنچائے گئے ہیں ان پر یقین لانے سے پورا ہو جاتا ہے اگر چہ وہ علم صحیح اور یقینی علم استدالی نہ ہو (یعنی جو دلیل عقلی یا نقلی سے مستفاد ہو) بلکہ محض تقلید صحیح کے طور پر توحید باری تعالی اور جملہ ضروریات دین کا علم یقینی حاصل ہو گیا ہے تو یقیناً اس قدر ایمان اس کو اسلام میں داخل کرنے کے لئے کافی ہے جس کے صاف اور کھلے ہوئے یہ معنی ہوئے کہ ایک مسلمان اسی حد تک مسلمان رہ سکتا ہے کہ جب اللہ کی ذات اور اس کی صفتوں کی نسبت صحیح عقیدہ اس کے دل میں جگہ کئے ہوئے ہو۔ نیز خدا کے کسی حکم کا انکار نہ کرتے ہوئے اس کی بتائی ہوئی جملہ ہدایات کا دل سے عقیدت مند ہو۔ اس کے کسی فعل یا صفت میں غیر کو شریک یا ساتھی نہ سمجھے ورنہ جو شخص خدا کی ہستی کا منکر ہے یا صفت الوہیت یا دوسری صفتوں میں اس نے خدا کا کسی کو شریک بنایا ہے یا جو عزت اور عظمت خدا کے لئے شایان شان ہے وہ غیر کے واسطے ثابت کرتا ہے یا ضروریات دین کا اس کو انکار ہے یا اس نے انبیاء علیہم السلام کی توہین کی ہے تو وہ شخص کافر ہے۔

وجود باری پر دلیل عقلی: تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کو کسی نے آج تک سر کی دو آنکھوں سے نہیں دیکھا اس کا کھوج جس نے بھی پایا قدرت الٰہیہ کے بے انتہا کرشمے اور اس عالم کی عجیب وغریب صنعت اور بے مثل کاریگری ہی سے پایا۔ جب ایک شخص ذرات عام سے لے کر قدرت کے بڑے بڑے مناظر کو گہری نظر سے دیکھتا ہے تو بے اختیار ایک ایسی زبردست ہستی کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ جس کے ہاتھ میں تمام ارادوں کی ڈور ہے۔ اور اس کی بلا مرضی دنیا کا ایک ذرہ بھی حرکت میں نہیں آتا۔ ظاہر ہے کہ ہر صانع کے ساتھ حیات یعنی زندگی علم وقدرت اور ارادہ کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک ایک کاریگر کو کسی چیز کے بنانے سے پہلے اس شئے کا علم نہ ہو یا اس کے کرنے اور نہ کرنے پر قدرت اور قدرت کے ساتھ ارادہ یا اختیار کا تعلق نہ ہوگا وہ شئے کبھی صفحہ ہستی پر موجود نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص ایک دفعہ خدا کی ہستی کا مقر ہو گیا اس کے ساتھ ساتھ حیّ، عالم، قادر مطلق اور فاعل مختار ہونے کا بھی اس کو ضرور اعتراف کرنا پڑے گا۔ اس لئے کہ اگر وجود عالم کا اس کی قدرت اور اختیار سے باہر ہے تو ایسے بے دست و پا مجبور محض خدا کی ایک لمحہ کے لئے بھی ضرورت نہیں۔ خدا کی ذات اس تمام لغویات سے پاک ہے وہ اپنی ذات اور صفات

میں اکیلا ہے۔ اس کا نہ کوئی مثل ہے نہ مقابل۔ تمام عالم پر اس کی حکومت ہے۔ اپنے ارادے اور اختیار سے جو چاہتا ہے بے دھڑک کرتا ہے۔ اس کو کوئی روکنے یا ٹوکنے والا نہیں ہے۔ اور ایک ایسا بدیہی مسئلہ کہ دنیا کے مختلف الخیال گروہوں میں سے معمولی دل و دماغ کا انسان بھی خدا کی ہستی کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جبکہ وہ اپنی صد سالہ عمر کی بے شمار گھڑیوں میں قدرت الٰہیہ کے غیر متناہی جلوے اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ جو پکار پکار کر خدائے قدوس کی ہستی کی خبر دے رہے ہیں۔ جس کے ہر ایک ساز سے یہ سریلی آواز بلند ہو رہی ہے:

ہر جا تیری قدرت کے لاکھوں جلوے حیران ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھ لیا

یہی وجہ ہے کہ ہر وہ شخص جو اس فضا میں آزادی کا سانس لیتا ہے وہ آج قدرت الٰہیہ کے بے شمار کرشموں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ نفع اور نقصان کے مالک، راحت و آرام کے کفیل اور دکھ درد کے وقت کام آنے والے محسن کی ہر شخص کو تلاش ہے۔ ہر ایک اس کی ٹوہ میں اور ہر متنفس اس کی جستجو میں لگا ہوا ہے۔ کسی نے اس کو انسانی روپ میں دیکھا اور اپنے قصور فہم اور غلطی نظر سے ہر ایسی چیز یا شخص کو خدا یا اس کا مجسمہ سمجھ لیا جو بظاہر قدرت میں سے ایک نمونہ تھا۔ یا مقدس ہستی کی یاد کا ایک عکسی آئینہ ہے جس سے اس کا نفس اخلاق ذمیمہ اور صفات رذیلہ سے پاک ہو چکا تھا۔ اس گروہ کی ظاہری نقّاشی پر نظر جم کر رہ گئی۔ اور اس حقیقی نقّاش سے آنکھیں بند کر لیں جس کی توجہ سے اس کے زنگ آلود دل نے جلا پائی تھی۔ کس قدر ظلم ہے کہ دل و دماغ کا پیدا کرنے والا اپنی جائز ملکیت سے محروم کر دیا جائے اور اس کی جگہ ایک کمزور اور ناچیز ہستی لے لے۔ جو اس شخص کی طرح وہ بھی ایک ضعیف اور محتاج انسان ہے۔

جائے شرم ہے کہ وہ جسم عنصری جو ٹوٹ پھوٹ کر اپنی بے ثباتی اور درماندگی کا ثبوت دے چکا ہے۔ اس کے نام سے ایک پتھر کا بت بنایا یا مجسمہ تراش لیا جاتا ہے محض اس خیال سے کہ وہ جسم خاکی کہ جس کے بے شمار ذرے ہوا میں اڑ کر اپنی ہستی کو کھو چکا ہے۔ اب اس کے بجائے ایک ایسے جسم کی ضرورت ہے کہ جس سے روح کا تعلق قائم ہو سکے۔ اور اس کام کے لئے ایک مٹی کا پتلا اور خاک کا ڈھیر ہی مناسب ہے۔ جو روح کے لئے آلہ کار اس کا مجلّیٰ گاہ ہے۔ اللہ اللہ! ایں چہ خیال است: ’’ان یظنون الا الظنّ‘‘ محض اندھیرے کے تیر ہیں جو کبھی نشانے پر نہیں لگتے۔ گویا معبود کیا ہے ایک بت بے مہر ہے جو نہ عاشقوں کی فریاد پر کان لگاتا ہے اور نہ درد بھری کہانی پر پھوٹے منہ سے ایک حرف افسوس کا نکلتا ہے:

جنبش لب بھی گوارا نہ ہوئی گل کو ولے چیختے چیختے بلبل کی زباں سوکھ گئی

غرض جس قدر غیر متناہی مناظر قدرت پر نگاہ دوڑتی گئی انہوں نے اس کو جلوہ ذات ہی سمجھا۔ جس میں کسی قدر خدا کا دیا ہوا کمال نظر آیا۔ اسی کو خدا کہہ دیا یا اس کی وہ تعظیم عظمت ظاہر کی جو ذات مقدس کی

شایان شان تھی۔ اور پتھر کی مورتیوں کو خدا کی خدائی میں حصہ دار بنا دیا۔ ’’اولٰئک کالانعام بل ھم اضل ‘‘ اور جس کسی نے رسم پرستی کی تاریک گھٹاؤں کو چیر کر عقل اور انصاف کی روشنی میں اس گوہر نایاب کی جستجو کی اس نے معلوم کر لیا کہ وہ پاک ہستی اپنی ذات میں تنہا اور اکیلی ہے۔ نہ کوئی اس کا ہم پایہ ہے نہ مدّ مقابل۔ دوئی کا اس میں نام نہیں۔

دلیل توحید باری: معمولی دل ودماغ کا انسان بھی جانتا ہے کہ نظام عالم کی کروڑ ہا لڑیاں آپس میں ایک دوسرے سے اس طرح ملی جلی ہیں جیسا کہ ایک زنجیر کے حلقے اور کڑیاں الگ الگ ہو جائیں تو کبھی وہ زنجیر سالم نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح سلسلہ ہائے نظام میں اگر ہر سلسلہ جداگانہ ایک خدا کے ماتحت ہو اور دوسرا کسی دوسرے خدا کے زیر اثر (الیٰ آخرہ) تو اس کا لازمی نتیجہ یہی نکلے گا کہ ہر ایک خدا اپنے سلسلہ خدائی میں دوسرے سلسلہ سے فائدہ اٹھانے کا محتاج ہے وہ خدا نہیں ہوسکتا۔ اور نظام دنیا میں ہر سلسلہ کا اس طرح واقع ہونا کہ ایک سلسلے کا کوئی فرد دوسرے سلسلہ کے کسی فرد سے کوئی خیال اور اثر نہ لے اور بالکل الگ تھلگ رہے اس قبول اثر کا نتیجہ عمل یا اخلاق کی صورت میں ظاہر نہ ہو۔ واقعات عالم کے سراسر خلاف ہے۔ مغرب کا رہنے والا شخص اپنے نظام زندگی میں بہت سے دور مشرقی دیکھتا ہے۔ مشرقی آب وہوا اور رسم رواج سے ایک خاص خیال اخذ کرتا ہے اور دوسروں کو بھی اثر پذیری کا موقع دیتا ہے۔ کیا یہ امر واقع نہیں کہ انسانی خیالات کا مدوجزر زمانے کی ہر ایک شئی کے ساتھ وابستہ رہے۔ ہر ایک چیز سے ایک نئے خیال کا اضافہ ہوتا ہے۔ جس سے اخلاق اور عادات انسانیہ پر پورا اثر پڑتا ہے جو نیک وبد افعال کا منبع یا سرچشمہ ہے۔ اس لئے سلسلہ نظام عالم جو ایک زنجیر کے مثل ہے اگر اس کی کڑئیں ایک دوسرے سے جدا ہوں گی تو زمین وآسمان سب کچھ ٹوٹ پھوٹ کر رہ جائے گا۔ یہی مراد اس آیت کریمہ کی ہے جس میں وحدت ذات کو عقل اور مشاہدہ کی روشنی میں طے کر دیا ہے۔ ارشاد ہے ’’لو کان فیھما اٰلھۃ الاّ اللہ لفسدتا (الانبیاء:۲۲)‘‘ اگر زمین اور آسمان میں ایک سے زائد چند خدا ہوتے تو یہ کھیل بنا بنایا بگڑ جاتا۔

’’ھذا مما انعم اللہ بہٖ علیّ ‘‘ معرفت ذات کے لئے صفات کا جاننا ضروری ہے۔ اس کا نام توحید ذات ہے اور اس کے خلاف عقیدہ کو شرک فی الذات کہتے ہیں جس کی نسبت رب الارباب کا فرمان ہے ’’ومن یجعل مع اللہ الٰھاً آخر (الیٰ آخرہ)‘‘ لیکن توحید ذات نام ہے تعیین شخصی اور تفرد جزئی کا اور خدا میں تعین اور تفرد بذریعہ اوصاف کے قائم ہوتا ہے۔ وہ کلیّت کے درجہ میں ہے۔ جس کا صدق ایک سے زائد چند افراد پر ممکن ہے اس لئے ضروری ہوا کہ پہلے اس کی صفات مختصّہ جو تحیرّ میں نہیں پائی جاتی ہیں اور اسی کے ساتھ مخصوص ہیں۔ معلوم کی جائیں۔ ورنہ توحید ذات جو ابھی تک مطمح نظر ہے بالکل ہاتھ سے نکل جائے گی۔ جاری ہے!!

ختم نبوت کی ذمے داریاں پوری کریں

خطاب: پیر طریقت حضرت سید مختار الدین شاہ

۲۸، ۲۹ر اکتوبر ۲۰۲۱ء مسلم کالونی چناب نگر چنیوٹ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس بڑی شان وشوکت سے منعقد ہوئی۔ جس میں دنیا اور پاکستان بھر کے مشہور علماء مشائخ اور دانشوران ملت اور قائدین نے شرکت کی۔ جب کہ ہزاروں کی تعداد میں عوام الناس شریک ہوئے۔ یہ سالانہ اجتماع حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے مجاہدانہ اور مخلصانہ جذبے کا شاہکار ہے اور اس پاکیزہ سلسلے میں ان کی پوری ٹیم کی محنت قابل رشک ہے۔ اسی ولولہ انگیز اجتماع میں پہلے روز جمعرات کو بعد نماز مغرب قطب الاقطاب شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی قدس سرہٗ کے خلیفہ حضرت مولانا مفتی سید مختار الدین شاہ مدظلہ العالی نے بھی ایمان وتقویٰ سے بھرپور بیان فرمایا اور مجلس ذکر فرمائی۔ استفادہ کے لئے یہ بیان ذیل میں ملاحظہ فرمائیں: (مولانا طارق علی عباسی)

مسنون خطبہ کے بعد حضرت مولانا مفتی سید مختار الدین شاہ نے سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۱۴۳ کا ابتدائی حصہ اور سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۳ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل وعظ ونصیحت ارشاد فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں امت وسط قرار دیا ہے جو افراط وتفریط سے پاک ہو، جس کے عقائد واحکامات، جس کی ہدایات، جس کے معاشرتی امور وغیرہ سب کے سب نکتہ اعتدال پر ہوں اور جو پوری دنیا کی انسانیت کے لئے اور قیامت تک تمام اقوام عالم کے لئے مفید بھی ہو اور راہ نمائی بھی کرتا ہو اور قابل عمل بھی ہو تو یہ ہمارا دین اسلام ہے۔ ان آیات کے ذریعے ہمیں جھنجھوڑا گیا ہے کہ اے مسلمانو! تمہاری ذمے داریاں کیا ہیں؟ جس عظیم نام ختم نبوت پر ہم آپ لوگ جمع ہوئے ہیں، یہ اتنا پاکیزہ عنوان ہے کہ اس میں اپنے کسی مفاد کی بات کرنا یہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ بڑی بے وفائی سمجھتا ہوں، کیوں کہ ختم نبوت نبی کریم ﷺ کا آخری نبی ہونا اور یہ امت آخری امت ہونا، یہ قرآن مجید کے واضح نصوص، حدیث متواترہ، اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ جو اس کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے اور اس پر پوری دنیا کے سارے مسلمان نبی ﷺ کے مبارک دور سے لے کر آج تک بالکل متفق ہیں کہ جو بھی نئی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر ہے۔

اس لئے ہمیں بتایا گیا کہ تم مرکزی امت ہو، تمہارا دین اکمل اور معتدل ہے۔ لہٰذا تم اعتدال پر کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم اس اعتدال پر کھڑے رہو گے تو پھر تم دوسری امتوں کی گمراہیوں کے خلاف آخرت

میں انبیاء کرام علیہم السلام کی تائید میں گواہ بنو گے۔ گواہی تب دی جاتی ہے جب معاملہ تمہارے سامنے ختم ہو چکا ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ چار باتوں کا ثبوت دیا جائے۔

پہلی بات یہ کہ اس دین اسلام پر اس کے احکامات پر اور اس کے اوامر و منہیات پر، تمہارا ایسا مضبوط اور کامل یقین ہو جس طرح دو، دو چار۔ آنکھیں دھوکہ کھا سکتی ہیں، مگر تمہارا دل اس میں دھوکہ نہ کھائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب یہ یقین ہوگا تو اس پر آدمی عمل کرے گا۔ جب اللہ تعالیٰ کی باتوں پہ یقین ہوگا تو آدمی اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگ جائے گا۔ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صفت اور کیفیت تھی۔ اللہ کا رنگ عدل و انصاف ہے، مہربانی ہے، امانت ہے، صداقت ہے۔ یہ رنگ تم پر چڑھا ہوا ہو۔ جب آدمی ان اوصاف کا پیکر بن جاتا ہے تو وہ چلتا پھرتا احکامات خداوندی کی تعمیل کا نمونہ بن جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں جب کوئی مسلمان ہوتا تھا تو وہ کہتا کہ میں کیا کروں؟ تو اسے حکم دیا جاتا تھا کہ جو مسلمان کرتے ہیں تم بھی وہی کیا کرو۔ کیا آج ہم (کسی غیر مسلم) سے کہہ سکتے ہیں کہ جو مسلمان دکان کرتا ہے تم بھی اسی طرح دکان کرو؟ نہیں کہہ سکتے۔ آج ہم اپنی مجالس، عدالتیں اور نظام حکومت دوسروں کو دکھا سکتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کی حکومت و نظام ہے؟ اس لئے ایسے بنو کہ آپ کا عمل خود لوگوں کو اسلام کی دعوت دے اور آپ کا عمل خود گواہی دے کہ یہ اللہ والا ہے۔ علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ کو ایک دفعہ ایک ہندو نے دیکھ کر کہا کہ یہ جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہوسکتا اور یوں اس نے اسلام قبول کرلیا۔ لہٰذا ایسے مسلمان بنو کہ تمہارے اعمال و افعال دوسروں کو اسلام کی دعوت دیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ تم اس دین کے محافظ ہو، جو گواہ ہوتا ہے وہ اس گواہی کی حفاظت بھی کرتا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے لئے جمع ہونا بھی اسی قبیل سے ہے، ختم نبوت کے حوالے سے جو بھی ذمے داری ہم پر عائد ہوتی ہے اسے پورا کرنا ہم پر لازمی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم درمیانی امت بنیں کہ واقعتاً اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ بنیں۔ واسطہ وہ ہوں گے جو اس کے رنگ میں رنگے ہوئے ہوں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں۔

چوتھی بات یہ کہ یہ سب تب ممکن ہوگا جب ہم میں اتفاق و اتحاد ہو، آج کل ختم نبوت کے عقیدے پر یلغار ہے، دوسرے اسلامی عقائد پر بھی یلغار ہے، ہمارے معاشرتی امور پر یلغار ہے۔ اس میں اپنے ہی بعض دشمنان اسلام کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ اتحاد و اتفاق کے لئے ضروری ہے کہ جو مختلف فیہ مسائل ہیں ان پر ہم خاموشی اختیار کریں۔ ان کو درس و تدریس کی حد تک تو کریں، لیکن ان کو منبر و محراب تک نہ لے جائیں۔ اگر ایک آدمی پہاڑ سے گر گیا، اس کے بازو اور پاؤں ٹوٹ گئے اور اس کے جسم سے خون بھی جاری

ہے تو جب ڈاکٹر آئے گا تو اس زخمی آدمی سے کانٹے ڈھونڈے گا یا خون روکے گا؟ ظاہر ہے پہلے خون روکے گا کہ وہ آدمی مر نہ جائے تو ہم بیّنات پر جو کھلے اور واضح احکام ہیں ان پر تو کم از کم لوگوں کو جمع کریں۔ جس طرح ہم ختم نبوت کے سلسلے میں جمع ہیں، اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

یہ یاد رکھیں کہ جب فتنے اور کام زیادہ ہوتے ہیں تب تقسیم کار کیا جاتا ہے۔ ختم نبوت ہمارا کام ہے جو سیاسی اور دفاعی امور سے وابستہ ہیں وہ ہمارے ہیں، تحریک ایمان وتقویٰ ہمارا کام ہے، دعوت وتبلیغ ہمارا کام ہے۔ مدارس ہمارا کام ہے اور وہ ہمارے ہیں جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے کھڑے ہیں۔ سارے ہی لوگ ہر ایک کام نہیں کر سکتے۔ اس لئے سارے کے سارے ہمارے ہیں۔ اس لئے ہم ایک شعبے کو دوسرے شعبے کا مقابل نہ سمجھیں۔ ہم یہ سمجھیں کہ وہ نہ ہوتا تو یہ سارے کام مجھے کرنے پڑتے۔ ان کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون اور شکریہ کے ساتھ تمام دینی امور زندہ ہوں گے اور ان کاموں کا تحفظ بھی ہوگا۔

ہمارے شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ فرماتے تھے کہ انسان ایک وقت میں ایک کام کر سکتا ہے لیکن اگر ہم اپنا کام کریں اور دوسروں سے محبت کریں تو اس حدیث مبارک **المرء مع من احبّ** کے تحت قیامت کے دن ہم اس کے ساتھ ہوں گے جس کے ساتھ ہماری محبت ہوگی۔ ہماری ختم نبوت سے محبت ہوگی تو ان کے ساتھ بھی ہوں گے، اسی طرح دیگر دین کے شعبوں میں کام کرنے والوں کے ساتھ محبت ہوگی تو ان کے ساتھ بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی محبت وتعلق نصیب فرمائے، صراط مستقیم پر ہمیشہ قائم ودائم رکھے اور اس عظیم اجتماع کو جنہوں نے قائم کیا ہے اور جنہوں نے اس میں تعاون کیا۔ ان کی حفاظت اور انہیں اجر عظیم نصیب فرمائے۔ آمین!

تحفظ ختم نبوت کنونشن چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ جامعۃ السراج چیچہ وطنی میں ۲۹ جنوری ۲۰۲۲ء کو صبح دس بجے ختم نبوت علماء کنونشن منعقد ہوا۔ صدارت مجلس چیچہ وطنی کے امیر اور جامعۃ السراج کے مہتمم مولانا مفتی محمد ظفر اقبال نے کی۔ کنونشن سے عالمی مجلس کے مرکزی راہنما مفتی محمد راشد مدنی نے خطاب کیا۔ قرب وجوار کے علاقوں سے علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔ کنونشن کے آخر میں مفتی ظفر اقبال نے علماء کرام کے لئے پرتکلف ضیافت کا انتظام کیا۔ علاوہ ازیں ظہر کے بعد جامعہ اسلامیہ جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ چیچہ وطنی میں منعقدہ ایک تربیتی نشست مفتی محمد ساجد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے خطاب کیا۔ بعد ازاں مفتی محمد راشد مدنی نے مولانا طالب حسین کی دعوت پر جامع مسجد مکی بلاک نمبر ا چیچہ وطنی میں یار غار کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ان تمام پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا محمد حسان زاہد، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا کفایت اللہ حنفی، اور مولانا محمد سالم نے بھرپور محنت کی۔

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ا...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا تھا اور وہ مشرکہ تھیں۔ایک دن میری دعوت دینے پر انہوں نے آپ ﷺ کے متعلق ایسے الفاظ کہے جو مجھے برداشت نہ تھے میں روتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جا کر قصہ بیان کیا اور عرض کی کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ میری والدہ کو ہدایت دے دے تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما اللھم اھد امّ ابی ھریرۃؓ میں نبی کریم ﷺ کی دعا لے کر خوشی سے دوڑا۔ جب میں آیا تو دروازہ بند کیا ہوا تھا۔ میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو فرمایا اے ابو ہریرہ! اپنی جگہ پر رک جاؤ۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ انہوں نے غسل کیا، کپڑے پہنے، دوپٹہ اوڑھتے ہوئے جلدی سے باہر آئیں۔ دروازہ کھولتے ہی پڑھنے لگیں: اشھدان لاالٰہ الّا اللّٰہ واشھدان محمد عبدہ ورسولہ! میں آپ ﷺ کی طرف واپس لوٹا اور خوشی سے رو رہا تھا۔ میں نے خوشخبری سنائی تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور کچھ بھلائی کے جملے ارشاد فرمائے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ میری اور میری والدہ کی محبت مومنوں کے دلوں میں ڈال دیں اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دیں تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ ابو ہریرہ اور اس کی والدہ کو مومنوں کے ہاں محبوب بنا دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کوئی مومن ایسا پیدا ہی نہیں ہوا کہ جس نے میرا ذکر سنا ہو یا مجھے دیکھا ہو اور مجھ سے محبت نہ کی ہو۔ (مسلم شریف ج۲ص۳۰۱)

۲...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کیا تم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تعجب نہیں کرتے۔ وہ آئے اور میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر مجھے رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثیں سنانے لگے اور میں تسبیح کر رہی تھی اور میری تسبیح پوری ہونے سے پہلے ہی وہ اٹھ کر چلے گئے۔ اگر میں ان کو پالیتی تو تردید کرتی کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح مسلسل احادیث بیان نہ فرمایا کرتے تھے۔ ابن مسیبؒ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ احادیث بیان کرتا ہے اور اللہ ہی وعدہ کی جگہ ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ مہاجرین وانصار کو کیا ہو گیا ہے کہ اس کی احادیث کی طرح احادیث

نہیں کرتے۔ میں تمہیں وجہ بتاتا ہوں۔ وہ یہ کہ میرے انصاری بھائیوں کو زمین (کھیتی باڑی) کی مصروفیت تھی اور میرے مہاجرین بھائی بازار اور تجارت میں مشغول رہتے تھے اور میں نے اپنے آپ کو پیٹ بھرنے کے بقدر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لازم کرلیا تھا۔ جب یہ بھائی غائب ہوتے تھے تو میں حاضر ہوتا تھا۔ جب وہ بھول جاتے تھے تو میں یاد کرتا تھا اور ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو اپنے کپڑے کو پھیلائے گا وہ میری احادیث کو لے گا اور پھر وہ کپڑا اپنے سینے سے چمٹالے گا تو میری احادیث کبھی نہ بولے گا تو میں نے اپنی چادر بچھادی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی بات پوری فرمائی۔ پھر میں نے اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے چمٹالیا اور اس کے بعد آج تک میں کوئی بھی حدیث نہیں بھولا۔ جو آپ ﷺ نے مجھے بیان کی اور اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ دو آیات مبارکہ نازل نہ کیں ہوتیں تو میں کبھی بھی کوئی حدیث روایت نہ کرتا۔

(۱) ان الذین یکتمون ما انزلنا من البیّنات والهدیٰ، الٰی آخر الایتین۔ بے شک وہ لوگ جو چھپاتے ہیں ہماری نشانیاں اور ہدایت کی باتیں جو ہم نے اتاری ہیں۔ آخر تک۔ (مسلم ج۲ص۳۰۲)

فائدہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اصل نام میں کچھ اختلاف ہے۔ اکثر یہی کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن یا عبداللہ تھا۔ معروف صحابیِ رسول ہیں۔ غزوہ خیبر والے سال اسلام قبول کیا اور اس کے بعد ہمیشہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں رہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ میں سب سے زیادہ احادیث انہی سے مروی ہیں اور یہ اپنی کنیت ابوہریرہ سے مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد صحیح بخاری میں آٹھ سو سے زائد ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحرین کا عامل بنایا لیکن پھر معزول کردیا بعد میں پھر بنانا چاہا تو انہوں نے معذرت کرلی اور عمر بھر مدینہ میں ہی رہے۔ ستر سال کی عمر میں ۵۷ یا ۵۸ھ میں فوت ہوئے۔ امیر مدینہ ولید بن عتبہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ (ترجمہ مسلم ص۴۳۳)

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ اور اہل بدر

۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (علیؓ)، زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور فرمایا کہ خاخ باغ کی طرف جاؤ۔ وہاں ایک اونٹ پر سوار عورت ملے گی، اس کے پاس خط ہوگا وہ خط لے آؤ تو ہم نے گھوڑے دوڑا دیئے اور عورت کے پاس پہنچ گئے۔ ہم نے کہا خط نکالو۔ وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا خط دے دے ورنہ کپڑوں کی خیر منا تو اس عورت نے سر کی مینڈھیوں سے وہ خط نکال کردے دیا۔ ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے تو اس میں لکھا تھا۔ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہل مکہ کے مشرک لوگوں کی طرف اور انہیں رسول اللہ ﷺ کے بعض معاملات کی خبر دی

تھی تو نبی ﷺ نے پوچھا حاطب یہ کیا؟ وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میرے متعلق جلدی فیصلہ نہ فرمائیں۔ میں قریش سے ملا ہوا یعنی ان کا حلیف آدمی تھا۔ سفیانؒ نے فرمایا ہے کہ وہ مشرکین کے حلیف تھے لیکن ان کے خاندان سے نہ تھے اور مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم کی وہاں رشتہ داریاں ہیں، انہی رشتہ داریوں کی وجہ سے وہ ان کے اہل وعیال کی حفاظت کریں گے تو میرا خیال ہوا کہ ان کے ساتھ میرا نسبی تعلق تو ہے نہیں تو میں ان پر ایک احسان ہی کردوں جس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی بھی حفاظت کریں اور میں نے ایسا نہ تو کفر کی وجہ سے کیا ہے نہ ارتداد کی وجہ سے، اور نہ ہی اسلام کے بعد کفر پر راضی ہونے کی وجہ سے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں اس منافق کی گردن اڑادوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ غزوہ بدر میں شریک ہو چکا ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے (آئندہ) حالات سے واقفیت کے باوجود فرمایا ہے تم جو چاہو عمل کرو تحقیق میں نے تمہیں معاف کردیا تو اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی ”یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء“ اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔　(مسلم شریف ج۲ص۳۰۲)

۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (علیؓ)، ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ہم سب گھوڑوں پر سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ۔ یہاں تک کہ تم خاخ باغ میں پہنچو وہاں مشرکین میں سے ایک عورت ہوگی جس کے پاس حاطب رضی اللہ عنہ کی طرف سے مشرکین کے نام ایک خط ہوگا۔　(مسلم شریف ج۲ص۳۰۲)

۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاطب کی شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! حاطب تو جہنم میں داخل ہوجائے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا: وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا کیوں کہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا ہے۔　(مسلم ج۲ص۳۰۲)

فائدہ: غزوہ بدر میں شریک ہونے والے تین سو تیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ ان کا مقام عشرہ مبشرہ کے بعد سب امت میں سے افضل واعلیٰ وارفع ہے۔ اللہ نے ان کے گناہوں کی مغفرت کا اعلان کردیا ہے۔ اس اعلان کا مقصد یہ ہے کہ اس غزوہ میں شریک ہونا اتنا مبارک ہے کہ اس کی وجہ سے گزشتہ گناہ تو معاف ہوگئے اور اگر آئندہ کوئی گناہ سرزد ہوگا تو وہ بھی معاف کردیا جائے گا اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا یہ فعل اسلامی دشمنی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ ایک اجتہادی خطا تھی جس پر درگزر کرلیا گیا۔　(ترجمہ مسلم ص۴۳۰)

مشکلات کے حل کے لئے چند وظائف

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱...... راقم نے ۱۹۷۰ء کے رمضان المبارک میں مرشد العلماء حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ سے دورہ تفسیر کیا۔ پندرہ پارے حضرت والا نے خود پڑھائے اور پندرہ پارے حضرت والا کے فرزند اکبر حضرت مولانا عبدالحییٔ بہلویؒ نقشبندی نے پڑھائے۔ حضرت بہلویؒ کبھی کبھی کوئی نہ کوئی وظیفہ ارشاد فرماتے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ ایک وظیفہ بتلاتا ہوں جو حل المشکلات ہے کوئی سا مسئلہ ہو، حل نہ ہو رہا ہو، وظیفہ کرنے سے مسئلہ حل ہو جائے گا، ان شاء اللہ! وظیفہ یہ ہے: حسبنا اللہ ونعم الوکیل (لفظ اللہ پر وقف کرنا ہے) صبح اور مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد چالیس دن کرنا ہے۔ تعداد ۱۱۴ مرتبہ بہت ہی مجرب عمل ہے۔ راقم نے ۱۹۷۶ء میں دورہ حدیث شریف کیا۔ خدمت دین کے لئے کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی۔ عمل شروع کیا، ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سہ ماہی کورس کرنے کا موقع ملا اور بعد میں رحیم یار خان تقرری ہوگئی۔

۲...... ہمارے حضرت بہلوی ثانی مولانا عبدالحییٔ بہلویؒ نے میری دعوت پر میری بستی میں خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کسی آدمی کا کسی افسر سے کام ہو اور افسر بد دماغ ہو، کسی مرد کی عورت بدزبان ہو یا کسی عورت کا مرد سخت مزاج ہو تو حضرت نے فرمایا کہ ۲۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر اس کی طرف پھونک ماردی جائے۔ ان شاء اللہ العزیز! ٹھیک ہو جائے گا۔

۳...... میرے حضرت اقدس شیخ الحدیث والتفسیر پیر طریقت حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسین شاہ دامت برکاتہم نے ایک مجلس میں فرمایا کہ جو آدمی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس تسبیحات پڑھے۔ تین فائدے ہوں گے:

۱...... بگڑے ہوئے کام سنور جائیں گے۔

۲...... حرمین شریفین کی حاضری جلد نصیب ہوگی۔

۳...... سرور دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہو سکتی ہے۔

راقم نے پانچ تسبیحات شروع کیں، مہینہ سوا مہینہ گزرا تھا کہ عمرہ کی سعادت نصیب ہوگئی۔ تیری سعادت کا انتظار ہے۔

شب برأت کے فضائل

مولانا محمد امین

شعبان کی پندرہویں شب کو اللہ رب العزت گناہ گاروں کی مغفرت فرماتے ہیں اس لئے اس شب کو شب برأت کہا جاتا ہے۔ شب برأت کے فضائل حدیث میں کثرت سے آئے ہیں، چند ملاحظہ فرمائیں:

۱...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں اپنی تمام مخلوق کی طرف ایک خاص توجہ فرماتے ہیں اور مشرک اور کینہ ور آدمی کے سوا سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ (طبرانی)

۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آں حضرت ﷺ تہجد کے لئے کھڑے ہوئے نماز شروع کی اور سجدے میں پہنچے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے یہ خطرہ لاحق ہو گیا کہ شاید خدانخواستہ آپ کی روح قبض ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ میں پریشان ہو کر اٹھی اور پاس جا کر آپ کے انگوٹھے کو حرکت دی تو آپ نے کچھ حرکت فرمائی جس سے مجھے اطمینان ہوا، اور میں اپنی جگہ لوٹ آئی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو (تھوڑے سے کلام کے بعد) فرمایا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے۔ خداوند عالم اس رات خاص طور سے اہل عالم کی طرف توجہ فرماتے ہیں اور مغفرت مانگنے والوں کی مغفرت اور رحم کی دعا کرنے والوں پر رحم فرماتے ہیں۔ مگر آپس میں کینہ رکھنے والوں کو اپنے ہی حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔ (ترمذی)

۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کو جاگو اور نماز پڑھو اور دن کو روزہ رکھو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس رات کو غروب آفتاب کے وقت ہی آسمان دنیا پر تجلی فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ ہم اس کی مغفرت کر دیں۔ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ ہم اسے رزق عطا کریں۔ ہے کوئی شفا مانگنے والا کہ ہم اسے شفا عطا کریں۔ یہ اعلان عام اسی طرح جاری رہتا ہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے۔ (ابن ماجہ)

شب برأت کے مسنون اعمال جو ان احادیث سے معلوم ہوئے:

رات کو جاگ کر نماز پڑھنا، ذکر و تلاوت میں مشغول رہنا، اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعائیں مانگنا اور صبح کو روزہ رکھنا۔

علاوہ ازیں دیگر مروجہ خرافات سے بچ کر اعمال مسنون کی اللہ کریم توفیق نصیب فرمائیں۔

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 3: ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانوی ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

دوسرا قول: یہ ہے کہ ''لارڈنز'' کہتا ہے کہ ''جوتھیو ڈورٹ'' کے صحیح قول کے مطابق ان کتابوں کو مذبح یعنی ''قربان گاہ'' میں رکھنے اوران کے ''صدق وکذب'' کو جانچنے کے حوالے سے کوئی صحیح سند موجودنہیں ہے۔

تیسرا قول: یہ ہے کہ ''کیتھولک رومن'' کہتے ہیں کہ ''کتابِ یہودیت'' کوئی ''الہامی'' کتاب نہیں۔ اور نہ ہی ''کیتھولک رومن'' کی جماعت اس کتاب کا علم رکھتی ہے۔ (ان تینوں اقوال سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا کتب ''الہامی'' نہیں ہیں)۔

''ڈاکٹر وزیر خان'' نے یہ تینوں اقوال پیش کر کے فرمایا: بتاؤ! ان تین اقوال میں سے کون سا قول صحیح ہے؟ اورکون سا تمہارے نزدیک معتبر ہے؟ اورتم کس قول کو مانتے ہو؟۔

''پادری فرنچ'' اور پادری کئی: دونوں پر سکتہ طاری ہو گیا اور کافی دیر تک خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دے سکے۔

''ڈاکٹر وزیر خان'' نے کہا: اگر اس بحث میں پڑنے سے تمہیں کسی الجھن کا سامنا ہو رہا ہے اور تمہیں تکلیف ہو رہی ہے تو چھوڑیئے اس بحث کو! (کسی اور بات پر بحث کر لیتے ہیں)۔

''پادری کئی'' اور پادری فرنچ: (دونوں پادریوں) نے مل کر کہا: نہیں! نہیں! ہم ابھی اپنی کتب کی صحت پر ثبوت پیش کرتے اور دکھاتے ہیں کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ یہ کہہ کر ''پادری کئی'' نے تھوڑی دیر توقف کیا (یعنی اس سوچ میں پڑ گیا کہ ہم دعویٰ تو کر بیٹھے ہیں مگر ثبوت کیسے پیش کریں؟) بعد از توقف اٹھا اور فوراً اپنی ''لائبریری'' میں گیا اتنے میں ایک کتاب ''پیلی'' نامی (محقق پیلی کی) نکال لایا اور اس کا کونسل ''نائس'' کا حال کھول کر اپنے دعویٰ کی صحت پر ثبوت پیش کرنا چاہا مگر اس کے بالمقابل اس کے ہاتھ میں کونسل ''لوڈیسیا'' کا حال آ گیا اور اسے کھول بیٹھا تو یکا یک سامنے یہ عبارت لکھی ہوئی روزِ روشن کی طرح نظر آ رہی تھی کہ: ''سفر رؤیا یوحنا لاھوتی'' کو ''لوڈیسیا'' کے پادری ''کتابِ مقدس'' تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی اسے ''کتابِ مقدس'' مانتے ہیں''۔

''ڈاکٹر وزیر خان'': (نے بھی لپک کر کتاب دیکھنی شروع کر دی، پادریوں سے پہلے خود ''ڈاکٹر وزیر خان'' صاحب نے اپنے اور ''شیخ رحمت اللہ کیرانویؒ'' کے دعویٰ کو مستحکم کرنے والی عبارت دیکھ لی، اور

وہ عبارت پادریوں کے دعویٰ کے بالکل برعکس تھی تو ''ڈاکٹر وزیر خان'' نے انگلی رکھ کر ''پادری فرنچ'' سے کہا کہ: صاحب! اس کو پڑھئے! اور بتایئے! کیا یہ میرے دعویٰ کی صحت پر ثبوت نہیں ہے؟ (واقعی اور بلاشبہ وہ ڈاکٹر صاحب کے دعویٰ کی صحت کا ثبوت تھا)۔

''پادری فرنچ'': نے (جبکہ ندامت ورسوائی اس کے چہرے مہرے سے واضح طور پر ٹپک رہی تھی اور طفل تسلیوں سے کام لیتے ہوئے پسینہ سے شرابور حالت میں) کہا کہ: ''سفر رؤیا'' کی صحت کی سند ہمارے دوسرے معزز مشائخ کے کلام میں موجود ہے:

مگر کیا بنے بات؟ جہاں بات بنائے نہ بنے!

''ڈاکٹر محمد وزیر خان'': نے کہا: کن کن مشائخ کرام کے کلام میں موجود ہے اور ان میں سے چند ایک کا نام تو لیجئے! اور یہ بتائیں! کہ سب سے پہلے کس نے لکھا ہے؟

''پادری کئی'': نے (حواس باختہ ہوکر) ''پادری فانڈر'' سے انگریزی میں استفسار کیا اور پوچھا (کہ کن مشائخ کے کلام میں موجود ہے؟) تو

''پادری فانڈر'': نے اس سے کہا کہ: سب سے پہلے جس محقق نے ''سفر رؤیا'' کی سند کی صحت کا تذکرہ کیا ہے وہ ''کلیمنٹ'' ہے۔

''ڈاکٹر محمد وزیر خان'': نے کہا کہ: ''کلیمنٹ'' کے رسالہ کے متعلق محقق ''لارڈنز'' نے یہ لکھا ہے کہ: ''بلاشبہ اس رسالہ کے معانی ومضامین ''انجیل'' کے معانی کے ساتھ ملتے جلتے ہیں''۔ یہیں سے عیسائی پادریوں کو دھوکہ لگا کہ تو انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ''کلیمنٹ'' نے اسے انجیل سے نقل کیا ہے، لیکن ہم اسے ''کلیمنٹ'' کا رسالہ بالکل تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اس نے کسی بھی بات کا وضاحت وصراحت کے ساتھ نہ ''مرجع ومصدر'' لکھا اور بتایا ہے اور نہ حوالہ دیا ہے۔ ہاں! ممکن ہے کہ ''کلیمنٹ'' نے ''سفر رؤیا'' کی اسناد کی صحت اور مضمون اپنے الفاظ میں نقل اور بیان کیا ہو تو یہ ہوسکتا ہے اتنی بات سے تو امر لفظی ثابت نہیں ہوتا۔ ورنہ معتبر مشائخ کے حوالے سے پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ وہ اس کی سند کی صحت کا اعتبار نہیں کرتے۔

''پادری کئی'': نے کہا: (ہماری کتابوں کے متعلق تو بحث کر رہے ہو یہ تو بتاؤ!) تمہارے قرآن (کی سند) کا کیا حال ہے؟

''ڈاکٹر محمد وزیر خان'': نے کہا: الحمدللہ! بلاشبہ (قرآن کا کیا کہنا!) ہمارا پورا قرآن پاک اپنے تمام کلمات وحروف اور حرکات وسکنات کے اعتبار سے تواتر اور سند متصل کے ساتھ منقول چلا آرہا ہے۔

(''ڈاکٹر صاحب'' نے صرف اتنی ہی بات کی تھی کہ)

’’پادری کئی‘‘ اور پادری فرنچ: دونوں کہنے لگے کہ ہم اس وقت قرآن (پاک) کی بابت کوئی بحث نہیں کرتے، گویا دونوں پادری صاحبان فی الوقت قرآن پاک کی اسناد کی صحت کے حوالے سے بات کرنے کے موڈ میں بالکل نہیں تھے (ہوتے تو کیسے ہوتے؟ اس لئے کہ وہ اپنی کتب کا حال دیکھ رہے تھے کہ ان کا کیا حشر ہو رہا ہے؟ رہا قرآن پاک! وہ تو مسلمانوں کی سچی اور سُچی کتاب ہے۔ اور آفاقِ عالم میں اس کا پڑھا جانا اور اس پر عمل سب کچھ ان کے سامنے تھا) پھر دونوں پادری صاحبان اٹھے اور انہوں نے ’’شیخ رحمت اللہ کیرانویؒ‘‘ اور ’’ڈاکٹر وزیر خان‘‘ کے سامنے ’’ھارن‘‘ کی تفسیر کی دوسری جلد لا کے رکھی اور کہا کہ دیکھئے جناب! یہ تفسیر ’’ھارن‘‘ ہے اور سن ۱۸۲۲ء کی مطبوعہ ہے اس کے صفحہ ۳۳۹ پر یہ عبارت موجود ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح کا ہے کہ: ’’اس عبارت سے بظاہر یہ پتہ چلتا ہے کہ اصل عبرانی زبان محرَّف ہو چکی ہے‘‘ گویا دونوں پادری صاحبان کا مقصد اس عبارت کو پیش کرنے سے مفسر ’’ھارن‘‘ کو اس حوالے سے مطعون کرنا تھا کہ اسے ’’عبرانی زبان‘‘ پر کوئی دسترس اور عبور حاصل نہیں ہے لہٰذا اس کا کلام غیر معتبر ہے۔ (تو اب شیخ رحمت اللہ کیرانویؒ اور ڈاکٹر صاحب کو ’’تورات‘‘ کے محرَّف ہونے پر تفسیر ’’ھارن‘‘ کا مضمون پیش کرنے کی قطعاً کوئی حاجت نہیں)

’’پادری کئی‘‘: نے کہا: کہ مفسر ’’ھارن‘‘ لکھتا ہے: کہ ان چھ مقامات پر اصل ’عبرانی زبان‘ محرَّف ومبدَّل ہے۔

۱...... ملاکیا کتاب کے باب ۳ کا پہلا درس۔ ۲...... ملاکیا کتاب کے باب ۵ کا دوسرا درس۔

۳...... مزمور کے درس ۸ سے درس ۱۱ تک۔ ۴...... مزمور کے درس ۶ سے درس ۸ تک۔

۵...... مزمور کے درس ۴ سے درس ۱۰ تک۔ ۶...... عاموس کے باب ۹ کا درس ۱۱ و ۱۲۔

’’پادری فرنچ‘‘: نے (من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو! پر عمل کرتے ہوئے) کہا کہ: یہ جو ’’پادری کئی‘‘ بیٹھا ہوا ہے اسے ’’عبرانی زبان‘‘ پر کامل عبور اور دسترس ہے! رہا استاذ ’’ھارن‘‘! اگرچہ وہ (فی زمانہ) اپنے زمانہ کا عظیم الشان مفسر ہے لیکن اسے ’’عبرانی زبان‘‘ پر اس طرح کامل عبور ودسترس حاصل نہیں ہے۔ اور یاد رکھیں! ’’ھارن‘‘ کے بعد اور لوگ بھی ان سے بڑھے ہوئے موجود ہیں۔

’’شیخ رحمت اللہؒ‘‘: نے دورانِ گفتگو ’ہنری‘ اور ’’اسکاٹ‘‘ کی تفسیر کے دو مقام نکال کر ’پادری فرنچ‘‘ کے سامنے رکھے اور پیش کئے اور فرمایا کہ: ’’ان دو مقامات پر بھی اصل ’’عبرانی زبان‘‘ میں تحریف کی گئی ہے اور اقرار بھی موجود ہے۔ ان کا کیا بنے گا؟

’’پادری فرنچ‘‘: نے (حسبِ سابق کی طرح اپنی انانیت اور لن ترانیاں دکھاتے ہوئے اور شیخی

بگھاڑتے ہوئے) کہا کہ: ٹھیک ہے! ''ہنری'' اور ''اسکاٹ'' اپنے دور کے بہت بڑے مفسر شمار ہوتے ہیں لیکن وہ بھی ''عبرانی زبان'' سے ناواقف اور نا آشنا تھے انہیں عبرانی نہیں آتی تھی۔

''شیخ رحمت اللہؒ'': نے فرمایا: تم خواہ مخواہ اپنے ان بڑے بڑے مفسرین کو مطعون قرار دے رہے ہو اور اگر واقعی ان کا قول آپ کے نزدیک صحیح سند کے ساتھ معتبر اور لائق حجت نہیں تو ان مذکورہ اقراروں کے علاوہ اور مقامات ظاہر کرتا اور دکھاتا ہوں، پھر آپ نے جو فرمانا ہو فرمائیے گا!

چنانچہ ''شیخ رحمت اللہؒ'' نے ''کتاب اول اخبار الایام'' اکیسویں باب کا بارواں درس جو ''کتاب دوم سموئیل'' کے باب ۲۴ کے درس ۱۳ کے صریح مخالف ہے، پیش کیا تو اس کے سنتے ہی:

''پادری کئی'': نے شیخ رحمت اللہؒ کی گفتگو سنتے ہی بحث و مباحثہ بند کر دیا، اظہارِ مسرت کرتے ہوئے اور مرحبا (خوش آمدید) کہتے ہوئے جملہ دعائیہ پر کلام تمام اور ختم کیا۔ اور ''پادری فرنچ'' سے (انگریزی میں اپنی عادت کے موافق مغالطہ اور دھوکہ دہی کے طور پر) کہا (جس کا خلاصہ یہ ہے) کہ: ''ان سے کہہ دو! ہم تمہاری ملاقات سے بہت خوش ہوئے ہیں، اور آپ نے بڑی محنت اور کاوش سے ''کتبِ مقدسہ'' کا مطالعہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا نیک نتیجہ آپ کو عطا فرمائے، اور (اپنی خفت مٹاتے ہوئے کہا کہ) ہمارا مقصد رسالت سے متعلق بحث کرنے سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات لوگوں پر آشکارا ہو جائیں اور لوگ ان کی طرف راغب ہو جائیں اور ہم نے اپنی کتابوں کا مطالعہ کیا تو ان میں یہی لکھا ہوا پایا۔ مگر ان (شیخ رحمت اللہؒ) سے کہہ دو! کہ ہم چونکہ عیسائی مذہب رکھتے ہیں تو اپنی گفتگو اور بحث و مباحثہ اپنے عقیدے کے موافق کرتے ہیں۔ ڈاکٹر وزیر خان (چونکہ انگریزی جانتے اور سمجھتے تھے اس لئے انہوں) نے فرمایا: میں تو سمجھ گیا ہوں! شیخ رحمت اللہؒ کو بھی سمجھا دوں گا۔

''پادری فرنچ'': نے اپنی طرف سے (انہیں اپنے مذہب عیسائیت کی دعوت دیتے ہوئے اور ان کی ذہانت و فطانت کا اقرار کرتے ہوئے) کہا کہ: کیا اچھا ہوتا! اگر تم مسیحی ہوتے؟

''ڈاکٹر محمد وزیر خان'': نے (انہیں دعوتِ اسلام دیتے ہوئے) کہا: کہ ہم بھی اپنے عقیدے کے موافق کہتے ہیں کہ: کیا اچھا ہوتا! اگر آپ محمدی ہوتے؟۔ (ڈاکٹر وزیر خان نے سمجھا کہ شاید گفتگو تمام ہو گئی ہے اس لئے اٹھ کر ان کی لائبریری کی کتب دیکھنے لگ گئے مگر)

''پادری کئی'': نے (اب قرآن پاک کو غیر معتبر قرار دینے کے لئے) کہا: ہم نے تورات، انجیل، زبور تینوں کے شروع میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات باہم ملتی جلتی اور ایک ہی طریقہ پر پائی جاتی ہیں، مگر قرآن پاک میں اس طرح نہیں پائی جاتیں۔

الحاج سیف الرحمٰن بہاول پوری

مولانا اللہ وسایا

الحاج سیف الرحمٰن ۹؍جنوری ۲۰۲۲ء کو گیارہ بجے دن وصال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

حضرت حاجی سیف الرحمٰن ۱۹۳۴ء میں ہوشیار پور محلّہ ٹاہیر والا میں جناب فقیر محمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم ہوشیار پور میں حاصل کی۔ تقسیم کے بعد لاہور پھر وہاں سے راولپنڈی پھر کچھ عرصہ بعد بہاول پور آ گئے۔ بہاول پور پہلے مچھلی بازار پھر ۱۹۶۹ء سے ٹرسٹ کالونی میں رہائش رکھی۔

زرگری کا پیشہ اختیار کیا، کام سیکھنا ہوشیار پور سے شروع کیا۔ تقسیم کے کچھ عرصہ بعد مچھلی بازار میں زرگری کی اپنی دکان قائم کی۔ کام میں مہارت حاصل تھی اور پھر ایسا وقت بھی آیا کہ امانت و دیانت اور شرافت میں وہ مقام حاصل کیا کہ پورے شہر میں ایک مثال بن گئے۔ پورا شہر آپ کو احترام دیتا تھا۔ آپ آٹھ سال تک مرکزی انجمن تاجران بہاول پور کے مرکزی صدر رہے۔ اس زمانہ میں پورے شہر پر آپ کی قیادت کا سکّہ رائج تھا۔ تمام تر مذہبی وکاروباری معاملات کے لئے سرکاری وغیر سرکاری اداروں میں آپ کی رائے کو وزن دیا جاتا۔ سرکاری حکام سے دوست واحباب کے کام نکلواتے۔ انتظامیہ کا آپ کی رائے کو تسلیم کرنا ضرب المثل تھا۔

جناب الحاج سیف الرحمٰن انتہائی معاملہ فہم اور زیرک انسان تھے۔ آپ نے ہمیشہ حق وسچ کا ساتھ دیا۔ آپ جس فریق کے ساتھ ہوتے یہ اس فریق کے سچائی پر ہونے کی دلیل سمجھا جاتا۔ تمام تر تحریکات میں آپ نے اسلامیان بہاول پور کی قیادت کی اور یوں حق تعالیٰ نے آپ کی عزت کو چار چاند لگا دیئے۔ آپ تمام شہری مسائل ومعاملات میں زمینی حقائق کو نظر انداز نہ کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی رائے دور رس نتائج کی حامل ہوتی۔

تقسیم سے قبل عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے بہاول پور کو اس خطہ میں ایک خصوصی مقام حاصل تھا۔ جامعہ عباسیہ اور بہاول پور ریاست کے والیان کی اسلام پرستی کے باعث اس خطہ کے رسم ورواج میں بھی اسلام کی جھلک نمایاں تھی۔ بڑے بڑے علماء، نامور مشائخ کی یہاں پر تشریف آوری نے بہاول پور کے اسلامی تشخص کو تاریخ کا درخشاں باب بنا دیا تھا۔ چنانچہ پاکستان بننے کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بہاول پور میں تشکیل ہوئی تو جناب حکیم حاجی محمد ابراہیم، حضرت الحاج ذکر اللہ، الحاج محمد امین میدان عمل میں

آئے تو اپنی آغاز جوانی سے حضرت الحاج سیف الرحمٰن ان کے شانہ بشانہ تھے۔ان حضرات کے وصال یا بڑھاپے کے باعث ایسا وقت بھی آیا کہ الحاج سیف الرحمٰن نہ صرف بہاول پور کی مجلس کے امیر منتخب ہوئے بلکہ لگ وبھگ قریباً نصف صدی تک بہاول پور میں مجلس کی امارت کے منصب پر بڑی آب وتاب سے براجمان رہے۔اس زمانہ میں پورے شہر کے ہر اہم قومی یا مقامی مسئلہ کے منصفانہ حل کے لئے عام وخاص ہر شخص کی نظر آپ پر پڑتی تھی۔

آپ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو شہر بھر میں ایسا مقبول عام بنایا کہ قادیانیت پسپائی اختیار کرنے پر مجبور ہوگئی۔قادیانیوں نے سرمنہ کا زور لگایا لیکن جہاں سے ان کے پرزے نکلتے الحاج سیف الرحمٰن اپنے رفقاء سمیت ان کے بال وپر کا صفایا کر دیتے۔آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن حضرت مولانا لال حسین اختر کے زمانہ سے چلے آرہے تھے اور اس منصب کو اپنے آخری سانس تک اس شان سے نبھایا کہ کمال کر دیا۔شاید مرکزی شوریٰ کے کسی ایک اجلاس میں اپنے صحت کے زمانہ میں ناغہ کیا ہو۔کراچی، خانقاہ سراجیہ، چنیوٹ، چناب نگر، مرکزی دفتر ملتان میں آپ حاضر ہوتے۔عالمی مجلس کی مالیاتی کمیٹی کے آپ رکن رکین تھے۔۱۹۷۳ء کے سیلاب میں سوات، پتن وغیرہ تک عالمی مجلس کے وفد کے ساتھ متاثرین کی مدد کے لئے اسفار کئے اور متاثرین کو ان کے گھروں کے دروازہ پر مدد فراہم کی۔

۱۹۷۳ء میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے متعلق آزاد کشمیر اسمبلی میں قرارداد منظور ہوئی تو مولانا تاج محمود کی سربراہی میں ایک وفد سردار عبدالقیوم صدر آزاد کشمیر کو مبارک باد کے لئے بھیجا گیا اس میں حضرت الحاج سیف الرحمٰن بھی شامل تھے۔

آپ نے مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں حاضری کا وہ ریکارڈ قائم کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔تمام تر بیماری کے باوجود گاڑی پر لیٹ کر دوستوں کے سہارے اجلاس میں ضرور شرکت فرماتے اور وہ اس کام کو کار خیر اور زاد آخرت قرار دیتے تھے۔بہاول پور شہر میں سالانہ وصولی کے لئے رفقاء کے ساتھ پورے شہر کو حصوں میں تقسیم کر کے حاضری دینا، آپ نے اپنے اوپر فرض کر رکھا تھا۔جہاں جاتے والہانہ طور پر آپ کی آمد کو خیر وبرکت کی علامت کے طور پر شمار کیا جاتا۔آپ کی تحریک پر جامع مسجد الصادق کے نچلے ہال میں مدرسہ تعلیم القرآن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام قائم کیا گیا جس کے جملہ اخراجات مجلس مرکزیہ کے ذمہ ہوتے ہیں۔بلا مبالغہ سینکڑوں طلباء نے قرآن مجید حفظ مکمل کرنے کی یہاں پر سعادت حاصل کی جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

حضرت حاجی سیف الرحمٰن نے عمر بھر اپنے ہاتھوں رزق حلال کمایا۔اولاد کو شہر میں اپنی اپنی دکانیں

قائم کرکے کام پر لگایا۔ پھر اولاد کی شادیاں کیں۔ حق تعالیٰ نے یہ تمام کام ایسی خوبصورتی اور آسانی کے ساتھ مکمل کرادیئے کہ حیرت ہوتی ہے۔ حاجی سیف الرحمٰن نے حج اور عمروں کے اسفار کئے۔ ۱۹۸۰ء میں بحری جہاز کے ذریعہ آپ کا کراچی سے سفر ہوا۔ آپ کو بحری جہاز کے اس قافلہ کا میر کاروان چنا گیا۔ آپ نے خوش اسلوبی کے ساتھ اس منصب کو سراپا خدمت وشکر گزاری بنادیا۔

جب عمر کے حساب سے عوارض نے گھیراڈالا تو آپ نے دکان پر وقت دینے میں کمی کردی۔ پہلے نصف پھر چوتھائی، پھر صرف حاضری اور پھر رونمائی تک اسے بتدریج کم کرتے آئے۔ نماز روزہ کے اس طور پر پابند تھے کہ شاید ایک نماز، روزہ بھی زندگی بھر کا ان کے ذمہ نہ ہو۔ تلاوت قرآن مجید آپ کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی۔ بلا مبالغہ کئی پارے یومیہ تلاوت میں سالوں ایک ناغہ نہیں ہونے دیا۔ نماز جماعت کے ساتھ تکبیر تحریمہ کی پابندی سے ادا کرتے تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ کو سراپا خیر بنایا تھا۔ آپ جس مشکل سے مشکل اور لاینحل کام کو ہاتھ ڈالتے قدرت اسے پانی سے زیادہ پتلا کردیتی اور فتح وکامرانی آپ کے قدم چومتی نظر آتی۔ یہ آپ کے اعتدال ومیانہ روی، ہردل عزیزی، انصاف پسندی، جرأت وبہادری، حق گوئی وبیباکی کے باعث تھا۔ شاید زندگی بھر آپ نے کسی سے زیادتی نہ کی ہو۔ ہمیشہ حق وانصاف کے دامن کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ ان کا وجود شہر اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے انعام الٰہی تھا اور وہ خود اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں میں شمار ہوتے تھے۔ ان کے دم قدم سے یادوں کی برأت منسلک ہے۔ وہ کیا گئے کہ بہاولپور کی اجلی اور نمایاں تاریخ کا ایک سنہری باب مکمل ہوگیا۔ ان کے چار صاحبزادے ہیں اور چھ صاحبزادیاں جوان کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ حق تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں۔

شہر کے تمام خیر کے کاموں میں پیش پیش ہوتے تھے۔ شہر کے کئی دینی جامعات کی آپ شوریٰ کے رکن تھے جو سب آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ بڑی شان، ترتیب اور سلیقہ کے ساتھ زندگی گزاری۔ آخری ایک آدھ دن ہسپتال داخل ہوئے۔ وہیں سے عازم آخرت ہوئے۔ وفات کے روز عشاء کے بعد شہر کی مرکزی جنازہ گاہ میں شیخ الحدیث مولانا عطاء الرحمٰن بہاولپوری نے آپ کی نماز جنازہ کی امامت فرمائی اور ملوک شاہ کے قبرستان میں رحمت باری تعالیٰ کے سپرد ہوئے۔ رفتید ولے نہ از دلے ما۔

حضرت مولانا محمد قاسم قاسمی فقیر والی

جامعہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر کے مہتمم مولانا محمد قاسم قاسمی ۲۹؍جنوری ۲۰۲۲ء کو انتقال کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! اسماعیل پور موضع منگووال نزد مہت پور ضلع جالندھر کے میاں کریم بخش کے ہاں ۱۳؍اپریل ۱۹۰۴ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جن کا نام فضل محمد تجویز ہوا۔ آپ کے والد میاں کریم

بخش تجارت کرتے تھے۔انہوں نے جالندھر سے ٹوبہ ٹیک سنگھ میاں کوٹ میں نقل مکانی کرلی۔ چنانچہ فضل محمد نے میاں کوٹ میں اپنی تعلیم شروع کی۔ یہاں پر پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔اس دوران رسالہ الامداداور بہشتی زیور کا کچھ حصہ بھی پڑھ لیا۔ ۱۹۱۷ء میں آپ کے والد گرامی کا انتقال ہوگیا۔آپ نے جالندھر رائے پور گجراں جامعہ رشیدیہ حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ کے ہاں جا کر پڑھنا شروع کیا۔ دوران تعلیم ہی حضرت تھانوی سے قلمی ربط ہوا۔ پھر ملنے کے لئے تھانہ بھون گئے تو حضرت تھانوی کے مشورہ پر مولانا محمد ادریس کاندھلوی کے والد گرامی مولانا محمد اسماعیل کے قائم کردہ مدرسہ نصرت العلوم میں داخلہ لے لیا۔

کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ جامعہ اسلامیہ جالندھر آ گئے۔ دورہ حدیث شریف دارالعلوم دیوبند سے کیا۔حضرت مدنی، حضرت بلیاوی، حضرت مولانا اعزاز علی ایسے اساتذہ سے کسب فیض کیا۔فراغت کے بعد ساہیوال کے قریب رتی ٹبی نامی گاؤں میں امامت اوراسکول میں استاذ کے فرائض شروع کئے۔فقیروالی ضلع بہاول نگر میں کسی کام سے آئے۔ یہاں پرہی ۲۳ ؍اگست ۱۹۳۷ء کو مدرسہ قاسم العلوم کا آغاز کیا۔

انہی حضرت مولانا فضل محمد کے ہاں دوسرے صاحبزادہ محمد قاسم صاحب ۱۹۳۷ء میں پیدا ہوئے۔ جو بعد میں مولانا محمد قاسم قاسمی کے نام سے مشہور ہوئے۔مولانا قاسم نے تمام تعلیم قاسم العلوم فقیروالی میں حاصل کی۔آپ کے استاذ مولانا فارق احمد جو مولانا محمد احمد بہاول پوری تبلیغی جماعت کے بزرگ رہنما کے والد گرامی تھے۔آپ اپنے والد گرامی کے ایسے چہیتے صاحبزادہ تھے کہ ہمیشہ مولانا فضل محمد صاحب نے فراغت تعلیم کے بعد سفر میں ان کو ساتھ رکھا۔

ملتان میں جمعیت علماء اسلام کا جو تاسیسی اجلاس نزد قاسم العلوم حاجی بہران خان کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔اپنے والد گرامی کے ساتھ مولانا محمد قاسم قاسمی اس اجلاس میں شریک تھے۔شرکاء کی فہرست میں بھی آپ کا نام موجود ہے۔مولانا فضل محمد اور حضرت مولانا محمد علی جالندھری جامعہ رشیدیہ رائے پور میں ایک ساتھ پڑھتے رہے۔مدرسہ قاسم العلوم کے جلسہ کے اہتمام میں مولانا فضل محمد زیادہ تر مولانا محمد علی جالندھری سے رہنمائی لیتے۔اسی تعلق نے مولانا محمد قاسم کو بھی جمعیت علماء اسلام ومجلس تحفظ ختم نبوت سے قریب کیا۔ قاسم العلوم فقیروالی میں پاک وہند کے تمام اکابر تشریف لائے۔ بڑے اساتذہ مولانا مفتی فقیر اللہ، مولانا محمد عبداللہ رائے پوری، مولانا عبدالقدیر مومن پوری، مولانا فاروق احمد سہارن پوری، مولانا محمد عبداللہ درخواستی، مولانا مفتی محمود، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری، مولانا دوست محمد ایسے بیسیوں حضرات تبلیغ اسلام کے لئے یہاں تشریف لائے۔

مولانا محمد قاسم قاسمی نے اپنے والد گرامی کی حیات میں تمام اکابر دیوبند سے تعارف وشناسائی کا

شرف حاصل کیا۔ والد گرامی کی وفات کے وقت آپ جامعہ قاسم العلوم فقیر والی کے مہتمم قرار پائے۔ آپ نے جامعہ کی تمام عمارات کو نئے سرے سے تعمیر کرایا۔ مسجد و مدرسہ اور تاریخی لائبریری کی نئے سرے سے تعمیر کرائی۔ آپ کے بڑے دو صاحبزادوں نے دورہ حدیث شریف تک تعلیم مکمل حاصل کی۔ مولانا محمد قاسم قاسمی نے بڑے اہتمام سے دونوں صاحبزادوں کو چناب نگر ختم نبوت کورس میں شرکت کے لئے روانہ کیا اور کورس میں تعلیم دلوائی۔ بڑے صاحبزادہ مولانا مسعود احمد قاسمی والد گرامی کے ساتھ قاسم العلوم کے نائب مہتمم اور اب ان کے وصال کے بعد مہتمم مقرر ہوئے۔

مولانا محمد قاسم قاسمی ایک منجھے ہوئے زیرک اور ذہین عالم دین تھے۔ بہت ملنسار طبیعت پائی تھی۔ تعلقات بنانے اور نبھانے میں بزرگوں کی روایات کے امین تھے۔ آپ کی اخلاص بھری زندگی علوم اسلامی کی ترویج و اشاعت میں گزری اور خود یادگار اسلاف قابل قدر بزرگ رہنما تھے۔ ان کے وصال سے پون صدی کی درخشاں تاریخ کا ایک باب مکمل ہو گیا۔ حق تعالیٰ ان کی تربت پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائیں۔

حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی

۲۳ر جنوری ۲۰۲۲ء کی شام دہلی کے ہسپتال میں حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی ۹۲ سال کی عمر میں وصال فرما گئے۔ اگلے روز مدینۃ العلوم زیر اہتمام انجمن معاون اسلام سنبھلی میں عصر کے بعد آپ کا جنازہ ہوا اور پھر یوم نشور تک کے لئے زیر خاک رحمت حق کے سپرد کر دیئے گئے۔

سنبھل ضلع مراد آباد کے مناظر اسلام حضرت مولانا محمد منظور نعمانی (۱۹۰۵ء-۱۹۹۷ء) کے آپ صاحبزادے تھے۔ مولانا محمد منظور نعمانی دار العلوم دیوبند کے فاضل، مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری کے شاگرد رشید تھے۔ آپ دار العلوم دیوبند کی شوریٰ کے رکن بھی رہے۔ لکھنؤ سے آپ نے ماہنامہ الفرقان ۱۹۳۴ء سے جاری کیا جو اب تک جاری ہے اور ہند کے نامور علمی، معلوماتی گراں مایہ رسائل میں شمار ہوتا ہے۔ مولانا محمد منظور نعمانی، ادیب و خطیب، مناظر اور محدث تھے۔ آپ کئی درجن کتابوں کے مصنف تھے۔ معارف الحدیث آپ کی کتاب علم حدیث کے ذخیرہ کتب میں ایک شان رکھتی ہے۔

انہیں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی کے ہاں ۱۵؍ مارچ ۱۹۴۶ء کو ایک صاحبزادہ صاحب متولد ہوئے جن کا نام عتیق الرحمٰن رکھا گیا جو بعد میں مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کے نام پر بام شہرت کو پہنچے۔ مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی دار العلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے شاگرد رشید تھے۔ دورہ حدیث میں مولانا محمد سالم قاسمی، امیر الہند مولانا سید اسعد مدنی آپ کے رفقاء میں شامل تھے۔ مولانا

عتیق الرحمٰن سنبھلی مراد آبادی کی اکثر زندگی والد گرامی کے زیر سایہ لکھنو میں گزری۔ آپ کا انداز ومزاج، طرز بود وباش، طریقہ تعلیم وخطاب، تحریر کا بانکپن، رکھ رکھاؤ، خاطر ومدارت، لباس ووضع سب کچھ لکھنوی تھا۔ اتنی اجلی سیرت اور اتنی شان کا اردو تکلم، لبوں پہ تبسم، ملنے میں دوسرے کا دل موہ لینا، بات بات پر جھوم اٹھنا، شیریں گفتاری، مٹھاس بھرا دل گداز انداز اداء، ہلکا پھلکا وجود باوقار لباس میں ملبوس علم وفضل کا مرقع بلکہ گلدستہ ایسے لگتا کہ قدرت کی صنّاعی کا نمونہ اس دور میں چل پھر رہا ہے۔

والد گرامی قدر کے زیر نگرانی گراں مایہ ماہنامہ جریدہ الفرقان لکھنو کے نائب مدیر مقرر ہوئے۔ پھر اپنی خداداد صلاحیتوں سے الفرقان کے تمام کاموں کو اس انداز میں آگے بڑھایا کہ والد گرامی کی جملہ ذمہ داریوں کا بوجھ ہلکا کردیا۔ لکھنے پڑھنے کے رسیا تھے۔ عمر بھر قلم وقرطاس سے واسطہ رہا۔ والد گرامی کی وفات پر الفرقان کی اگست ۱۹۹۸ء اشاعت خاص شائع کی۔ آپ نے لکھنے پڑھنے میں وہ مقام پیدا کیا، آپ کے قلم کی جولانیوں نے اتنا وسیع حلقہ احباب پیدا کیا کہ اپنے والد گرامی کے لئے ہزاروں راحتوں کا سامان ہوگئے۔ پھر انڈیا سے برطانیہ منتقل ہوئے۔ لندن میں رہائش رکھی لیکن لکھنے پڑھنے کے جتنے کام تھے وہ تمام مفوّضہ امور برطانیہ میں بیٹھ کر پورے کرتے رہے۔ انڈیا سے غیر حاضری کے باوجود اپنے تمام خیر کے امور میں ذرہ برابر کمی نہ واقع ہونے دی۔ اسلامیان برطانیہ کے لئے آپ کا وجود حق تعالیٰ کا ایسا انعام تھا جسے اپنے مسلک کے تمام علماء نے قدر کی نظروں سے دیکھا۔ جب قادیانی گروہ کے گرو مرزا طاہر لندن کو سدھارے تب سے آپ فتنہ قادیانیت کی زیر وزبر پر نظر رکھنے لگے۔ برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس کی داغ بیل ڈالی گئی تو آپ نے برابر دل وجان سے گہری وابستگی کے ساتھ نوازا۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ جب برطانیہ تشریف لے جاتے، حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی لندن دفتر ختم نبوت اسٹلبن یا برمنگھم جہاں موقعہ ملتا ملاقات کے لئے تشریف لاتے۔ دن کا اکثر حصہ حضرت قبلہ خواجہ صاحب کے ساتھ گزارتے۔ اپنی معلوماتی علمی گفتگو اور رسیلی ومٹھاس بھری طرز ادا سے مجلس کو ایسا پر رونق بناتے کہ حضرت خواجہ صاحب کی طبیعت بھی شگفتہ ہوجاتی۔ آپ رد قادیانیت پر مضامین لکھ کر حضرت خواجہ صاحب کو پیش کرتے۔ حضرت خواجہ صاحب قبلہ اشاعت کے لئے فقیر راقم کے سپرد کرتے۔ حضرت خواجہ صاحب، حضرت سنبھلی کی دعوت پر ان کے ہاں تشریف لے جاتے۔ غرضیکہ خوب وضع دار قسم کے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی روایات کو آگے بڑھانے والے تھے۔

آپ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور معرکۂ کربلا کے ذکر میں ان کے نقطہ نظر سے اختلاف ممکن ہے لیکن ان کا اخلاص شک وریب سے بالکل بالا ہے۔ مولانا عتیق الرحمٰن نے بانوے سال عمر

پائی۔ نیٹ کی خبروں سے معلوم ہوا کہ وہ آخری دنوں انڈیا تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہیں وصال ہوا اور یہیں سپرد خاک ہوئے: ’’منها خلقنا کم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرىٰ‘‘ وہ ہمارے مخدوم اور مخدوم زادہ تھے۔ ان کا وجود علم کا مرقع تھا۔ ان کا رہن سہن اکابر کی شان کا حامل تھا اور وہ خود علم وعمل کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ ایک صدی کی تاریخ ان کی وفات سے تکمیل پذیر ہوئی۔ کان سعیداً وعاش سعیداً حق تعالیٰ ان کی سیّئات کو مبدل بحسنات فرمائیں وجملہ پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو اور خود انہیں جنت میں اعلیٰ مقام نصیب ہو۔ آمین ثم آمین بحرمة سيد الابرابر وخاتم النّبيين!

حضرت مولانا مفتی داؤد احمد لاہور

جناب مولانا مفتی داؤد احمد مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور ۷؍جنوری ۲۰۲۲ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔ آپ کا مانوالہ بار ضلع شیخوپورہ کی راجپوت برادری کے متمول چوہدری زمیندار گھرانہ سے تعلق تھا۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں رانا بشیر قادیانی اس حلقہ سے الیکشن لڑنے کے لئے کھڑا ہوا۔ فقیر راقم کی مجلس کی طرف سے مانوالہ بار، شاہ کوٹ اس انتخابی حلقہ میں اس کے خلاف الیکشن مہم میں ڈیوٹی لگی۔ تب چوہدری داؤد احمد فقیر کے نہ صرف میزبان تھے بلکہ پورے حلقہ میں سواری اور سپیکر کا انتظام انہوں نے اپنے ذمہ لیا۔ فقیر کو ساتھ لے کر اس حلقہ کے چپہ چپہ پر تبلیغ وتحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لئے دیوانہ وار گھومے۔ اس زمانہ میں آپ کا تبلیغی سے زیادہ تعلق تھا۔ ان کی یہ ادا حق تعالیٰ کو ایسی پسند آئی کہ وہ لاہور منتقل ہوگئے، پکی عمر اور شادی واولاد کے بعد جامعہ اشرفیہ میں درس نظامی پڑھنا شروع کیا۔ عالم اور مفتی کا کورس کیا پھر جامعہ میں ہی خدمات انجام دینی شروع کر دیں۔ آپ کے دو بیٹے بھی عالم اور مفتی ہیں۔ حق تعالیٰ جسے توفیق دے۔ کیا مقدر کے دھنی انسان تھے کہ چوہدری سے عالم دین اور مفتی بنے۔ پھر پورے گھرانہ کو علم کا گہوارہ بنادیا۔ آپ نے چوراسی سال کی عمر پائی۔ جامعہ اشرفیہ میں جنازہ حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی نے پڑھایا اور یوں رحمت حق کے سپرد ہوئے۔

حضرت مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی

۲۶؍جنوری ۲۰۲۲ء کو خان پور میں حضرت مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی وصال فرماگئے۔ آپ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کے اس وقت سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی نے تعلیم وتربیت اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ اپنے بڑے برادر گرامی حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی کے وصال کے بعد جامعہ مخزن العلوم خان پور کے نائب مہتمم مقرر ہوئے۔ زندگی بھر جملہ امور کو بخیر وخوبی آب وتاب سے چلایا۔ آپ ابتدائی درجات کے طلبہ کو تعلیم بھی دیتے رہے۔ آپ خوب ملنسار اور

منکسرالمزاج تھے، مقامی وضلعی انتظامیہ سے خوب رابطہ رکھتے تھے اور وہ بھی آپ کو احترام کا درجہ دیتے تھے۔ آپ نے جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے تحصیل وضلع کی سطح تک خوب خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو ہردلعزیزی کا مقام حاصل رہا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے غائبانہ دعاگو تھے۔ چناب نگر ختم نبوت کانفرنس میں آپ نے شرکت فرمائی اور اختتامی دعا بھی آپ نے کرائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری سے آپ کے محبانہ برادرانہ تعلقات تھے۔ آپ کے وصال کے وقت عمر ۸۷ سال تھی۔ آپ کا جنازہ خان پور کے تاریخی جنازوں میں سے ایک تھا۔ خانقاہ عالیہ دین پور کے سجادہ نشین عارف باللہ حضرت مولانا میاں مسعود احمد دین پوری نے آپ کے جنازہ کی امامت فرمائی۔

حضرت مولانا حماداللہ عزیز شجاع آبادی

مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی کے فرزند مولانا حماداللہ عزیز ۱۰؍جنوری ۲۰۲۲ء کو انتقال کرگئے۔ مولانا حماداللہ عزیز جامعہ عزیزالعلوم شجاع آباد کے ناظم اعلیٰ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شجاع آباد کے نائب امیر دوم رہے۔ شریف النفس اور بھلے انسان تھے۔ زندگی کی ۶۳ بہاریں دیکھ کر جان جان آفرین کے سپرد کی۔ پسماندگان میں ایک بیٹا، ایک بیٹی اور ایک بیوہ کو چھوڑا۔ اللہ کریم مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ ضلع لکی مروت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہ نما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سالانہ چناب نگر کورس کے سلسلہ میں ۲۶ جنوری ۲۰۲۲ء کو ایک روزہ دورے پر ضلع لکی مروت تشریف لائے۔ انہوں نے جامعہ حلیمیہ درہ پیزو، جامعہ عربیہ صدیقیہ مثورہ عزنی خیل، مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ لکی سٹی اور مدرسہ جامعہ عربیہ صدیقیہ سمیت متعدد مقامات پر طلباء، علماء واساتذہ کرام سے بیانات کیے۔ تمام مدارس کے شیوخ الحدیث ومہتمم حضرات نے آپ کا استقبال وشکریہ ادا کیا۔ (مولانا محمد ابراہیم ادھمی)

درس ختم نبوت چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد مدنیہ ۱۸ بلاک چیچہ وطنی میں ۲۷؍جنوری کو بعد نماز عشاء درس ختم نبوت کی تقریب منعقد ہوئی۔ صدارت مفتی محمد ساجد نے کی۔ عالمی مجلس کے مرکزی راہ نما مفتی محمد راشد مدنی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر روشنی ڈالی۔

محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۱۴ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اللہ رب العزت جل وعلا شانہ کے فضل وکرم سے محاسبہ قادیانیت کی جلد نمبر ۱۴ پیش خدمت ہے۔ اس جلد میں شامل کتب ورسائل اللہ رب العزت کے احسان اور منت سے سوائے ایک دو کے باقی سب ابھی تازہ بتازہ ہمیں دستیاب ہوئے۔ دارالعلوم دیوبند کے شعبہ تخصص ختم نبوت کے مسئول مولانا شاہ عالم گورکھپوری اور محترم جناب عزت خان برطانیہ کے توسط سے ای میل کے ذریعہ قدیم کتب جو ہمارے ہاں نہیں تھیں، موصول ہوئیں۔ اس جلد میں جو رسائل شامل ہیں وہ یہ ہیں:

۱...... جمعدار غلام نبی مرزائی کے ۸۸ سوالات کے جوابات: جمعدار غلام نبی مرزائی نے تحریراً ۸۸ سوالات کئے۔ جناب محترم بابو پیر بخش لاہوری ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر لاہور ایڈیٹر وبانی رسالہ ''تائید اسلام لاہور'' نے ان سوالات کے جوابات تحریر فرمائے جو تائید اسلام لاہور

شمارہ نمبر ۱۷	اپریل ۱۹۲۵ء	ص ۱ تا ۱۳
شمارہ نمبر ۱۸	مئی ۱۹۲۵ء	ص ۱ تا ۱۵
شمارہ نمبر ۱۹	جون ۱۹۲۵ء	ص ۱۱ تا ۱۶
شمارہ نمبر ۲۰	جولائی ۱۹۲۵ء	ص ۱ تا ۱۵
شمارہ نمبر ۲۱	اگست ۱۹۲۵ء	ص ۱ تا ۱۴
شمارہ نمبر ۲۲	ستمبر ۱۹۲۵ء	ص ۱ تا ۱۳
شمارہ نمبر ۲۳	اکتوبر ۱۹۲۵ء	ص ۱ تا ۱۴

گویا سات قسطوں میں جاکر ان سوالات کے جوابات مکمل ہوئے۔ تائید الاسلام لاہور ۱۹۲۵ء کی یہ فائل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا محمد عارف شامی کی سعی بلیغ سے جلال پور بھٹیاں کے جناب قاضی محمد حذیفہ کی ارشد لائبریری سے ملی۔ جس میں مندرجہ بالا تمام شمارے موجود تھے۔ جن میں یہ مضمون سات قسطوں میں شائع ہوا۔ ایک صدی بعد پہلی بار اس مضمون کو یکجا کتابی شکل میں شائع کرنے کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اعزاز نصیب ہورہا ہے۔ **الحمدللہ ثم الحمدللہ!**

۲...... مسیح قادیانی کے جھوٹا ہونے کا اور تازہ نشان: یہ رسالہ بابو پیر بخش لاہوری کا تیار کردہ ہے۔

رسالہ تائید الاسلام لاہور صفر ۱۳۳۷ھ مطابق دسمبر ۱۹۱۸ء میں شائع ہوا۔ ایک سو دو سال بعد دوبارہ اور کتابی شکل میں پہلی بار شائع ہو رہا ہے۔

۳...... اختلاف حلیہ مسیح: قادیانیوں نے بیس سوال کئے۔ بابو پیر بخش لاہوری نے رسالہ تائید الاسلام لاہور فروری ۱۹۱۹ء میں ان کا جواب دیا۔ اس پر قادیانی جلال الدین شمس نے اعتراض کئے۔ ان اعتراضات کا جواب پھر بابو پیر بخش نے ''اختلاف حلیہ مسیح'' کے نام سے تائید الاسلام اکتوبر ۱۹۱۹ء ج ۲ شمارہ ۳ میں دیا۔ ایک سو ایک سال بعد دوبارہ اشاعت اور کتابی شکل میں پہلی بار اس کی اشاعت توفیق باری تعالیٰ کی رہین منت ہے۔ یہ رسالہ تراث الاسلامی دیوبند کے توسط سے موصول ہوا ہے۔

۴...... آئینہ مشن قادیانی برائے مسلمانان ضلع ہزارہ: یہ رسالہ بھی بابو پیر بخش لاہوری کا مرتب کردہ ہے جس پر تاریخ وغیرہ کا اندراج نہیں ہے۔ ایک صدی بعد دوبارہ اشاعت باعث مسرت وانبساط ہے۔ یہ رسالہ تراث الاسلامی دیوبند کے توسط سے موصول ہوا۔

۵...... رسالہ نمبر ۵ قادیانیوں کے ہینڈ بل نمبر ۱۰ کا جواب: یہ اس رسالہ کا عنوان ہے۔ ایک صدی قبل انگریزی حکومت کے زیر سایہ قادیانی جن بوتل سے باہر نکل کر سر راہ گرد اڑا رہا تھا۔ پوری قادیانیت آوارہ گرد ملعون گرو کی ہدایت پر اس جن کے چشم وابرو کے اشارہ پر رقص کرتا تھی۔ تب جن حضرات نے اس جن کو بوتل میں بند کر کے مضبوطی سے ڈھکنا ٹائٹ کرنے کا فریضہ سرانجام دیا ان میں ایک بڑا نام بابو پیر بخش لاہوری بانی انجمن تائید اسلام کا بھی تھا۔ آپ پوسٹ ماسٹر کی سرکاری ملازمت سے پنشن یافتہ تھے۔ اس زمانہ میں قادیانی ہینڈ بل شائع کرتے، جناب بابو صاحب ان کا جواب تحریر فرماتے۔

۶...... رسالہ نمبر ۶ قادیانیوں کے ہینڈ بل نمبر ۱۱ کا جواب: یہ اس رسالہ کا عنوان ہے۔

۷...... رسالہ نمبر ۷ قادیانیوں کے ہینڈ بل نمبر ۱۲ کا جواب: یہ اس رسالہ کا عنوان ہے۔

۸...... رسالہ نمبر ۱۶ مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل نمبر ۱۷ کا جواب: اس پر رسالہ نمبر ۱۶ لکھا ہے جو انجمن تائید الاسلام لاہور کا شمارہ نمبر ۱۶ ہے۔ مکمل فائل مل جائے تو نور علی نور ہوگا۔ بہر حال ایک صدی بعد دوسری اشاعت پر اللہ رب العزت کا بے حد وحساب شکر ہم پر واجب ہے۔

۹...... مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل نمبر ۲۰ کا جواب: یہ رسالہ بھی محترم بابو پیر بخش کا مرتب کردہ ہے۔ سن اشاعت درج نہیں ہے۔ تاہم دوسری بار ایک صدی بعد اس کی اشاعت باعث سعادت ہے۔ اس میں مزعومہ کسوف وخسوف قادیانی کے لتّے لئے گئے ہیں۔ جناب بابو پیر بخش کے یہ تمام رسائل ان کے ماہنامہ ''تائید الاسلام'' لاہور کی فائلوں سے ملے ہیں۔ اگر ''تائید الاسلام'' کی مکمل فائل کہیں سے مل جائے تو بہت

کچھ مزید عام پر آسکتا ہے۔ ’’کم ترک الاوّلون الآخرون‘‘ پر ہی نظر کر کے خاموشی طاری کر لینا چاہئے۔ جناب بابو پیر بخش مرحوم کی پہلے جو کتب احتساب قادیانیت/محاسبہ قادیانیت میں شائع ہو چکی ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے: احتساب قادیانیت جلد ۱۱ میں بابو صاحب کے ۹ رسائل وکتب شائع ہوئے:

۱	معیار عقائد قادیانی	۱۹۱۲ء
۲	بشارت محمدی فی ابطال رسالت غلام احمدی	۱۹۱۸ء
۳	کرشن قادیانی	۱۹۲۰ء
۴	مباحثہ حقانی فی ابطال رسالت قادیانی	۱۹۲۲ء
۵	تفریق درمیان اولیائے امت اور کاذب مدعیان نبوت رسالت	۱۹۲۶ء
۶	اظہار صداقت کھلی چٹھی (بنام محمد علی وخواجہ کمال دین لاہوری مرزائی)	۱۹۲۶ء
۷	تحقیق صحیح فی قبر مسیح	۱۹۲۲ء
۸	قادیانی کذاب کی آمد پر ایک محققانہ نظر	۱۹۲۲ء
۹	مجدد وقت کون ہو سکتا ہے؟	۱۹۲۲ء

احتساب قادیانیت جلد ۱۲ میں یہ تین رسائل شائع ہوئے:

۱۰	الاستدلال الصحیح فی حیات المسیح	۱۹۲۴ء
۱۱	تردید نبوت قادیانی فی جواب النبوۃ فی خیر الامت	۱۹۲۵ء
۱۲	تردید معیار نبوت قادیانی	۱۹۲۱ء

احتساب قادیانیت جلد ۴۵ میں یہ دو رسائل شائع ہوئے:

۱۳	مرزائیوں کے بیس سوالات کے جوابات	
۱۴	خدمات مرزا	

محاسبہ قادیانیت جلد ہذا (۱۴) میں یہ رسائل شائع ہو رہے ہیں:

۱۵	جمعدار غلام نبی مرزائی کے ۸۸ سوالات کے جوابات	۱۹۲۵ء
۱۶	مسیح قادیان کے جھوٹا ہونے کا اور ایک تازہ نشان	۱۹۱۸ء
۱۷	اختلاف حلیہ مسیح	۱۹۱۹ء
۱۸	آئینہ مشن قادیانی برائے مسلمانان ضلع ہزارہ	۱۹۱۹ء
۱۹	رسالہ نمبر ۵ مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل نمبر ۱۰ کا جواب	
۲۰	رسالہ نمبر ۶ مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل نمبر ۱۱ کا جواب	

۲۱ رسالہ نمبر ۷ مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل نمبر۱۲ کا جواب

۲۲ مرزا صاحبان کے ہینڈ بل نمبر ۱۷ کا جواب

۲۳ مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل نمبر ۲۰ کا جواب

گویا بابو پیر بخش صاحب کے تیئس رسائل احتساب ج ۱۱،۱۲، ۴۵ اور محاسبہ قادیانیت ج ۱۴ میں ہم شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ الحمدللہ والشکر للہ!

۱۰...... حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن قادری مجددی عظیم آبادی کے دوست ماسٹر مولوی عبدالمجید تھے۔ ان کے ایک عزیز عبدالماجد تھے جو قادیانی ہوگئے۔ مولوی عبدالمجید نے ایک خط عبدالماجد قادیانی کو لکھ کر مرزا قادیانی کے الہامات وپیش گوئیوں پر اعتراضات کئے۔ کچھ عرصہ بعد عبدالماجد قادیانی نے ان کو ایسے شیشہ میں اتارا کہ اسی عبدالمجید نے ایک خط ''حق طلب کی سچی فریاد'' کے نام سے شائع کیا جو مرزا قادیانی کی حمایت میں تھا۔ عبدالمجید، مولانا عبدالرحمٰن عظیم آبادی کا دوست تھا۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر کہ وہ قادیانیت کے نرغے میں بری طرح سے پھنس گیا ہے۔ اسے اس سے نکالنے کے لئے دونوں خط عبدالمجید کے مولانا عبدالرحمٰن قادری مجددی نے شائع کر دیئے کہ پہلے تم مرزا کو یہ کہہ کر اس پر اعتراضات کی بوچھاڑ قائم کرتے تھے۔ اب اس کے صفائی کے وکیل بن رہے ہو۔ پھر ان دونوں خطوط پر تبصرہ وتقریظ لکھ کر عبدالمجید پر قادیانی دجال کے دجل وتلبیس، کذب وافتراء کو واضح کیا۔ جس سے یہ پمفلٹ تیار ہوگیا۔ ''حق طلب کی سچی فریاد'' عبدالمجید ہی کے خط کے عنوان سے اسے ایسا آئینہ دکھایا کہ حق واضح کر دیا۔ مگر ہدایت تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ یہ پمفلٹ مشہور زمانہ مطبع مجیدی کانپور سے شائع ہوا۔ افسوس کہ سن اشاعت اس پر درج نہیں۔ یقیناً ایک صدی قبل کا یہ خط ہے۔ اب اس کی اشاعت پر حق تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہیں۔

۱۱...... اظہار حق: جون ۱۹۱۱ء کو مونگیر میں اہل اسلام سے قادیانیوں کا مناظرہ ہونا قرار پایا۔ موقعہ پر مناظرہ کے دوسرے روز قادیانیوں نے فرار میں اپنی عافیت سمجھی۔ مولانا عبدالرحمٰن قادری مجددی مونگیر شریف نے برجستہ مختصر کیفیت مناظرہ مرزائیاں لکھ کر شائع کر دی۔ ۲۰۲۱ء میں گویا ایک سو دس سال بعد اس کی دوبارہ اشاعت حق تعالیٰ کے کرم بے پایاں کا صدقہ ہے۔ یہ رسالہ تراث الاسلامی دیوبند کے توسط سے موصول ہوا۔

۱۲...... مسلمانوں کا امام: یہ دراصل صحیفہ محمدیہ مونگیر شریف کا نمبر۱۰ ہے۔ جسے مولانا فضل اللہ نے رمضان المبارک ۱۳۳۵ھ میں ترتیب دیا۔ ایک سو سات سال بعد دوبارہ شائع ہونے پر اللہ رب العزت کا بے حد وحساب شکر ادا کرتے ہیں۔

۱۳...... جماعت مرزائی احمدی کی ہمدردی اور اصحاب ثلاثہ پورینی سے محبتانہ بات چیت: اس رسالہ کا نام ہے۔ مونگیر پورینی کے تین قادیانی سرکردہ گروہ کے رد میں مولانا فضل اللہ نے محرم ۱۳۳۶ھ کو یہ

رسالہ شائع کیا۔ اب دوبارہ سوسال سے زائد عرصہ بعد اس کی اشاعت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

۱۴...... درۃ الدرانی علی ردۃ القادیانی: یہ حضرت مولانا حیدر اللہ خان درانی کی تصنیف لطیف ہے جو آپ نے ۱۹۰۰ء میں تصنیف فرمائی۔ آپ اصلاً افغانستان کے رہنے والے تھے۔ پھر ہند میں تشریف لائے۔ حضرت مولانا غلام محی الدین دائم الحضوری سے آپ کا بیعت کا تعلق تھا۔ آپ نے حضرت حافظ مولانا غلام نبی للّٰہی سے تعلیم حاصل کی۔ ان کے صاحبزادے حضرت دوست محمد للّٰہی سے بیعت بھی ہوئے اور ان سے سلوک کی تکمیل بھی کی اور خلافت بھی حاصل کی۔ پھر قصور حضرت دائم الحضوری سے بیعت ہوئے۔ آپ نقشبندی، مجددی نسبتوں کے وارث تھے۔

فقیر عرصہ سے بزرگوں کی نایاب کتب ورسائل کو احتساب قادیانیت اور محاسبہ قادیانیت کے نام پر جمع کر رہا ہے۔ ''درۃ الدرانی'' یہ کتاب ہمارے پاس موجود تھی لیکن اتنی خستی تھی کہ اس کو سکین کرنے کے لئے بھی اس کی جلد کو کھولنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ احتساب قادیانیت کی ساٹھ جلدیں، محاسبہ قادیانیت کی تیرہ جلدیں تیار ہوگئیں تو ایک دن اس کتاب کے لئے دل میں داعیہ پیدا ہوا۔ بظاہر اس کا سبب یہ ہوا کہ فقیر کے رفیق کار مولانا محمد وسیم اسلم نے اس خستہ کتاب کے فوٹو کرالئے۔ کتاب مزید شکست وریخت سے ہمکنار ہوئی۔ صدمہ تو بہت ہوا لیکن اس پر کچھ کہنا بے سود تھا کہ جو ہونا تھا ہو چکا۔

فقیر کا ارادہ تھا کہ چوں کہ یہ کتاب ''عقیدہ ختم نبوت فی معنی ختم نبوت'' جلد۳ میں مولانا مفتی محمد امین کراچی نے شامل کی ہے۔ وہ تازہ اشاعت ہے۔ اس سے فوٹو کرانا چاہئے تھا لیکن پرانی کتاب سے فوٹو ہوگئے تو ساتھیوں نے حوالہ جات، کمپوزنگ پروف ریڈنگ کے لئے اسی قدیم ایڈیشن سے استفادہ کیا۔ البتہ جہاں کہیں فوٹو شدہ قدیم نسخہ کے مسودہ کے پڑھنے میں دقت ہوئی تو مفتی محمد امین صاحب کی شائع شدہ سے استفادہ کیا گیا۔ کتاب مکمل ہوگئی۔ پروف پڑھ لئے گئے۔ ضرورت کے تحت کسی لفظ کی خواندگی کے لئے عقیدہ ختم نبوت جلد۳ میں شامل کتاب سے بھی مدد حاصل کرتے رہے۔ اصل مدار اصل کتاب قدیم نسخہ کے فوٹو پر رکھا۔ اب اس مسودہ کمپوزنگ کا فائنل پروف فقیر کے ذمہ تھا۔ ایک دن پروف پڑھتے پڑھتے اصل کتاب قدیم نسخہ کے ص ۲۷۸ کی عبارت جو کمپیوٹر ایڈیشن شائع کردہ مفتی محمد امین کے ص ۳۸۸ پر ہے۔ دونوں کو ملایا تو خوفناک اور حیرت زدا فرق پایا۔ بہت ہی تعجب انگیز صورت حال باعث تشویش ہے۔ اس سے تو کئی اندیشے لاحق ہوگئے۔ آپ بھی ذیل میں اصل کتاب کے ص ۲۷۸ کی عبارت جو مفتی محمد امین کی شائع کردہ کتاب کے ص ۳۸۸ پر دونوں کے سکین شدہ حصہ ملاحظہ کریں اور خود فیصلہ کریں کہ مفتی محمد امین نے اصل کتاب میں کتنا ردوبدل کر دیا ہے۔ مصنف کا شائع کردہ واحد ایڈیشن گویا اصل کتاب کا ص ۲۷۸ کا متعلقہ حصہ یہ ہے:

۲۷۸

عذاب کے مستحق اور ختم اللہ علی قلوبہم میں داخل۔

اور اکثر اُمت محمدیہ یہودی ہو جانے کے سبب سے جس طرح کہ موسیٰ کے بعد چودہ سو برس گذرنے کے عیسیٰ بن مریم یہودیوں کی اصلاح کیلئے آئے اسی طرح حق تعالیٰ نے مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عیسیٰ بن مریم ٹھیرا کر اور اُمت محمدیہ کو یہودی ٹھیرا کر اون کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔

قادیانی جیسا کہ علماء کو یہودی اور بد ذات اور ملعون و ظالم وغیرہ کہتا

اور اُمت کے علماء کو ان الفاظ کے ساتھ خطاب کیا ہے کہ :—

"اے بدذات فرقہ مولویان! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے؟ کب وہ وقت آئیگا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔" انجام آتھم صفحہ ۲۱

اور اپنے وقت کے ان علماء کو جن میں اکثر تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی برکت سے مدارج فنا فی اللہ اور بقاء باللہ تک پہونچے ہوئے ہیں جیسے حضرت شیخ اللہ بخش سجادہ نشین حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ غلام نظام الدین بریلوی اور حضرت مولوی محمد حسن دہلی اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ہیں جن کو ایسے الفاظ جو تہذیب اور انسانیت کے درجہ سے بعید ہیں تعبیر کرتا ہے کہ ان علماء کا پچھلا جو اندھا شیطان اور غول گمراہ ہے جسکو رشید گنگوہی کہتے ہیں جو امروہی کی طرح بد بخت اور ملعونوں میں سے ہے اور ان کے ساتھ ہم دو مشہور مشائخ کا ذکر کرتے ہیں یعنی شیخ اللہ بخش تونسوی اور شیخ غلام نظام الدین بریلوی۔ پس اے شیخ تونسوی میں تجھے جانتا ہوں کہ تو ان اندھوں کا سردار ہے اور ان باغیوں کا گویا تو امام ہے اور غوایت اور ضلالت میں گویا تیرے شاگرد ہیں یا تیرے جادو کئے ہوئے ہیں پس تو

وآخرہم الشیطان الأعمیٰ والغول الأغوی یقال لہ رشید الجنجوھی وھو شقی کالامروھی ومن الملعونین وثنذکر معھم الشیخین المشھورین یعنی الشیخ اللہ بخش التونسوی والشیخ غلام نظام الدین البریلوی فایھا الشیخ انی اعلم انک رئیس ھذہ الثمانیۃ کمثل امام لتلک الفئۃ الباغیۃ وھم لک کالتلامیذ فی الغوایۃ او کالمسحورین فاتنی بجنیک ورجلک واجمع کل دجلک وادخل انواع الافتنان وائتنی مع جموعک من اھل العدوان وصل علی کحیشی

مفتی محمد امین صاحب نے جدید ایڈیشن میں اسے یوں بدل دیا۔ ملاحظہ ہو ص ۳۸۸ جدید کی عبارت کا متعلقہ حصہ:

اور اپنے وقت کے علماء کو جن میں اکثر تو نبی ﷺ کی متابعت کی برکت سے مدارج فنافی اللہ اور بقاء باللہ تک پہنچے ہوئے ہیں۔ جیسے حضرت شیخ الہ بخش سجادہ نشین حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ غلام نظام الدین بریلوی۔ تذکرمعهم الشيخين المشهورين يعنى الشيخ اله بخش التونسوى والشيخ غلام نظام الدين البريلوى فايها الشيخ انى اعلم انک رئيس هذه الثمانية وكمثل امام لتلک الفئة الباغية وهم لک كالتلاميذ فى اخواته اوكالمسحورين فاتنى بخيلک ورجلک واجمع كل دجلک وانحت انواع الافتنان واتنى مع جموعک من اهل العدوان وصل علىّ كحبشىّ صال على كعبة الرحمان واما الاخرون الذين سموا انفسهم مولويين مع كونهم من الغاوين الجاهلين فنزه الكتاب عن ذكرهم ولاتنجس الصحيفة من كثرة ذكر الخبيثين الذين يقلدون اكابرهم وليسوا من المتدبرين. (مکتوب عربی ص۲۵۴۔۲۵۵) دو مشہور مشائخ کا ذکر کرتے ہیں یعنی شیخ الہ بخش تونسوی اور شیخ غلام نظام الدین بریلوی۔ پس اے شیخ تونسوی میں تجھے جانتا ہوں کہ تو ان آٹھوں کا سردار ہے اور ان باغیوں کا گویا تو امام ہے اور غوائیت اور ضلالت میں گویا تیرے شاگرد ہیں یا تیرے جادو کئے ہوئے ہیں پس تو اپنے پیادوں اور سواروں کے ساتھ آ اور اپنے کل مکروں کو جمع کر اور اقسام کے فتنے تراش کر اور اپنے اہل عدوان جماعتوں کو لا اور مجھ پر اس حبشی کی طرح حملہ کر جس نے کعبۃ اللہ پر حملہ کیا۔ اور دوسرے علماء جو اپنے کو مولوی کہتے ہیں باوجودیکہ وہ گمراہ اور

388 عقیدۃ ختم النبوۃ (جلد۳) 364

مفتی صاحب نے اس کتاب میں اپنی مرضی کے مطابق ترمیم کردی۔ اناللہ!

ہم نے بہرحال کوشش کر کے اصل کتاب ''درۃ الدرانی علی ردۃ القادیانی'' کے پہلے ایڈیشن سے نقل بمطابق اصل کے اصول پر کتاب کو پیش کردیا ہے۔ تخریج کردی ہے۔ جہاں مرزا کو صاحب لکھا تھا، وہاں صاحب کی جگہ قادیانی کردیا ہے۔ گویا ''مرزاصاحب'' کی بجائے ''مرزاقادیانی'' پڑھا جائے۔ فقیر ہر کتاب میں اتنا تو تصرف ضرور کرتا ہے۔ کہیں نہ ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔ اس جلد میں:

۱......	بابو پیر بخش سیکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور	کے	۹	رسائل
۲......	حضرت حاجی عبدالرحمٰن قادری	کے	۲	رسائل
۳......	مولانا فضل اللہ مونگیری	کے	۲	رسائل
۴......	حضرت مولانا حیدراللہ خان درانی	کی	۱	کتاب
	گویا چار حضرات کے	کل	۱۴	رسائل و کتب

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد (۱۴) میں شامل اشاعت ہیں۔ الحمدللہ! ...... فقیر: اللہ وسایا، ملتان!

خواجہ حسن نظامی دہلوی کے بیان پر قادیانی پروپیگنڈا کی حقیقت

مولانا اللہ وسایا

نیٹ پر لاہوری مرزائی آرگن کا گمراہ کن اقتباس شائع ہوا جس کا یہ درج ذیل جواب لکھا گیا۔

ا......خواجہ حسن نظامی صاحب ایک راہ نما تھے۔ وہ کوئی عالم دین یا مفتی نہ تھے۔ مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی، مولانا رحمت اللہ کیرانوی، مولانا احمد علی محدث سہارن پوری، مولانا نذیر حسین دہلوی، مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی نوراللہ مراقدہم اور تمام مکاتب فکر کے چھ صد علماء ومشائخ ہند جنہوں نے ابتداء ہی میں متفقہ طور پر ملعون قادیان کو کافر قرار دیا۔ ان کے بعد خواجہ حسن نظامی کی انفرادی رائے کا کوئی اعتبار نہیں۔

۲......پھر یہ ’’اخبار پیغام صلح‘‘ کا حوالہ ہے جو لاہوری مرزائیوں کا آرگن ہے۔ قادیانی مرزائی جو قرآن وحدیث میں تحریف کرنے کے عادی مجرم ہیں۔ کیا یقین ہے کہ انہوں نے خواجہ صاحب کے متعلق کذب بیانی نہیں کی۔

۳......مسیلمہ کذاب نماز، روزہ، حج، مسجد، قبلہ، کلمہ، قرآن اور خدا ورسول کو مانتا تھا، اس کے باوجود جب اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تو امت نے اسے کافر کہا۔ یہی وجہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا: ’’دعوی النبوۃ بعد نبیّنا کفر بالاجماع ‘‘ حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا بالاجماع کافر ہے۔ حضرت امام ابو یوسفؒ نے فرمایا: ’’من انکر شیئا من شرائع الاسلام فقد بطلت قوله لاالٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه ‘‘ اسلام کے احکامات میں سے کسی ایک حکم کا انکار کرنے سے اس کے کلمہ لاالٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا اعتبار نہیں رہتا۔ ثابت ہوا مسلمان ہونے کے لئے پورے دین کو ماننا ضروری ہے اور کافر ہونے کے لئے پورے دین کا انکار ضروری نہیں۔ دین کی کسی ایک ثابت شدہ بات کا انکار کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔

۴......مرزا قادیانی نے خود کو نبی ورسول کہا۔ ۵......مرزا قادیانی نے حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کیا۔

۶......مرزا نے دعویٰ نبوت کر کے ختم نبوت کا انکار کیا۔ ۷......مرزا نے اپنے نہ ماننے والے دنیا بھر کے تمام کلمہ، قرآن، نماز، روزہ اور حج کے پابند مسلمانوں کو کافر کہا۔ ۸......مرزا نے انبیاء ورسل علیہم السلام کی توہین کی۔

اس لئے وہ اور اس کے ماننے والے قرآن وسنت، مسلمان عدالتوں، مکہ مکرمہ رابطہ عالم اسلامی کے فیصلوں، پاکستان کی پارلیمنٹ اور امت مسلمہ کے متفقہ فتاویٰ جات کی رو سے کافر ہیں۔ وہ ان اوچھے ہتھکنڈوں سے مزید اپنی تذلیل کرانا چاہتے ہیں۔ اب تو ان کو قادیانی خاتون نداء کی آہ وبکا ہی لے ڈوبے گی۔

رہے خواجہ حسن نظامی تو انہوں نے یہ کہا بھی یا نہیں؟ دریں حالت میں وہ ہمارے لئے حجت نہیں۔ ملعون قادیان اور اس کے ماننے والے کافر ہیں۔ چاہے لاہوری ہوں یا قادیانی، سب کا ایک ہی حکم ہے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پے خندہ زن   پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت

قسط نمبر: 5　　　حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی

ایک پروفیسر نے کچھ کہنا چاہا کہ کسی کے مذہب کے خلاف کچھ نہ کہا جائے۔ مگر ان کی آواز طلباء کے شور میں گم ہوگئی۔ انہیں بیٹھنا پڑا۔ اگلے دن مین سی ہال میں بھی تقریر کی۔ طلباء کے اصرار پر آفتاب ہال میں مولانا کی تقریر کا اعلان ہو چکا تھا کہ انگریز پرو وائس چانسلر اور پروفیسر حبیب نے اجازت دینے سے انکار کردیا۔ مگر طلباء کے عزم وجوش کے سامنے ان کی ایک نہ سنی گئی۔ طلبہ نے فیصلہ کرلیا کہ ہر قیمت پر تقریر ہوگی۔ چنانچہ مولانا تشریف لائے اور تقریر ہوئی۔ عبدالسلام عمر (قادیانی) نے مداخلت کرنا چاہی۔ طلبہ میں اشتعال پیدا ہوگیا، مگر مولانا نے کمال تدبر سے اسے آغوش میں لے کر طلبہ سے بچالیا۔

تحریک ترک موالات میں مولانا محمد علی جوہر کی تقریر کے بعد یہ دوسری تقریر تھی جو انتظامیہ کی ممانعت کے باوجود طلباء نے کروائی۔ اگلے دن جامع مسجد علی گڑھ میں مولانا نے خطاب کیا جس میں کھل کر اس فتنہ کے خلاف اظہار خیال کیا اور مسلمانوں سے مطالبہ کیا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں قادیانیوں کے تسلط کو یکسر ختم کیا جائے۔ چنانچہ مولانا کے اس دورے کا یہ اثر ہوا کہ یونیورسٹی کے ارباب کار اور طلبہ اس فتنہ سے آگاہ ہوگئے۔ آئندہ قادیانیوں کی بھرتی بند ہوگئی اور قادیانیت ایک گالی بن گئی۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ شدت اختیار کرگیا۔ اس سلسلہ میں علمائے کرام مفتی کفایت اللہ، مولانا داؤد غزنوی، مولانا احمد علی، مولانا احمد سعید (جواب سب مرحوم ہو چکے ہیں) کی طرف سے قادیانیوں کے کفر کا فتویٰ جاری ہوا۔ ادھر مولانا ظفر علی خان، علامہ اقبال، مرتضیٰ احمد خان میکش اور دیگر بزرگوں کی طرف سے یونیورسٹی سے قادیانی کی علیحدگی کی اپیل شائع ہوئی۔

اس دورہ کے بعد مولانا ہر سال علی گڑھ جاتے بلکہ یونیورسٹی کورٹ کے ممبر بھی منتخب ہوگئے۔ ایک دفعہ ظفر اللہ خان (قادیانی) ممبر وائسرائے کونسل کانووکیشن کے جلسہ میں آرہے تھے کہ طلبہ نے ان کا پروگرام منسوخ کرادیا۔ غرض تقسیم ملک تک علی گڑھ .... ان اداروں میں قادیانی اثر ورسوخ بالکل ختم ہوگیا۔ (طلبہ نے اس سلسلہ میں جو کارنامے انجام دیئے فرزند علی گڑھ میں ان کا ذکر تفصیل سے درج ہے)

قصہ مختصر یہ کہ اب حالات یہ صورت اختیار کر چکے تھے کہ پوری ملت بیدار ہو چکی تھی۔ چنانچہ علامہ اقبال نے قادیانیوں کو نہ صرف انجمن حمایت اسلام سے علیحدہ کرایا۔ بلکہ اس کے خلاف کھل کر سامنے آگئے۔

جسٹس سر ظفر علی مرحوم جیسے لوگوں نے مرزائیوں کی مخالفت میں بیان دیئے۔ انہی دنوں راقم الحروف (نسیم کرم آباد حاضر ہوا۔ مولانا نے میری ڈائری پر حسب ذیل شعر لکھ دیئے:

بنائے وحدت اسلام ہے اگر منظور تو قادیاں کی نبوت کی روک تھام کرو
محمد عربی رحمت دو عالم ہیں تم امت ان کی ہو اس مرحمت کو عام کرو

اس اثناء میں ''زمیندار'' کا قادیانی نمبر شائع ہوا۔ جس میں علامہ اقبال نے اس فرقہ ضالہ کے دلائل کی قلعی کھول دی۔ جب علامہ اقبال مرحوم نے مضبوط دلائل سے مرزائیت کی حقیقت بیان فرمائی تو اس پر مولانا نے ایک زوردار مقالہ سپرد قلم فرمایا: جس کا ایک حصہ درج ذیل ہے:

''میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے۔ قادیانیت کا خطرہ میری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوا۔ میری ساری عمر اس ہولناک فتنہ کا مقابلہ کرنے میں گزری ہے۔ مسلمانوں نے اوّل اوّل قادیانی فتنہ کو اہمیت نہ دی۔ علمائے امت نے اتنا ضرور کیا کہ جس طرح غلام احمد قادیانی نے ان تمام مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔ اسی طرح انہوں نے بھی اس پر اور اس کی امت قلیل الانفار پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ ان کے مایہ ناز مسئلہ حیات مسیح پر اس کے ساتھ یا اس کے اتباع والوں کے ساتھ ہنگامہ خیز مناظرے کرتے رہے، لیکن زہر کا یہ تریاق کچھ زیادہ سودمند ثابت نہیں ہوا۔ مرزائیوں کا یہ پروپیگنڈا اس مذہبی رواداری کے سائے میں جس کا حکومت وقت کو ادّعا ہے۔ پروان چڑھتا رہا۔ آخر میرے شوروغل اور میرے رفقاء کی ہاؤ، ہو، نے عام مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں۔ جب حکومت وقت نے مرزائیت کی پیٹھ پر علی الاعلان تھپکیاں دینا شروع کیں تو ان کو صاف نظر آنے لگا کہ جس فتنہ سے انہیں پالا پڑا ہے۔ وہ کتنا ہولناک ہے۔ میں پہلے دن سے پکار رہا ہوں کہ فرقۂ ضالہ مرزائیہ جو اسلام کے نام پر مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہے۔ ہرگز یہ حق نہیں رکھتا کہ اس کا شمار مسلمانوں میں ہو۔ بلکہ سکھوں، پارسیوں، عیسائیوں یا دوسری اقلیتوں کی طرح اس فرقہ ضالہ کا شمار بھی سرکاری کاغذوں میں جداگانہ اقلیت کے طور پر ہونا چاہئے۔ جب حکومت کی امپریل مصلحتوں نے چوہدری ظفراللہ خان (قادیانی) جس کے عقیدہ میں تمام مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ وائسرائے کی کونسل میں مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے مقرر کرنے کا فیصلہ کیا تو ''زمیندار'' نے مسلمانوں کو آگاہ کیا یہ کہ فتنہ اب قیامت بننے والا ہے۔ چنانچہ طول وعرض ملک میں اس پر احتجاج ہوا۔ مگر حکومت کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی اور چودھری ظفراللہ خان کا تقرر عمل میں آ گیا۔ اسی وقت سے مسلمان برابر پکار رہے ہیں کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہیں جداگانہ اقلیت قرار دیا جائے۔ حکومت ایک غیر مسلم کی حیثیت سے انہیں مراعات دے۔ لیکن انہیں

اسلام کا نمائندہ نہ گردانا جائے۔ اس لئے کہ مسلمانوں سے ان کا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

مسلمانوں کا یہ سارا شور حکومت کے بہرے کانوں پر پڑا۔ جس نے مسلمانوں کو بے چین کر رکھا ہے۔ اگر اس نے لب کشائی کی ضرورت محسوس کی تو مسلمانوں کو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ سارا شور متعصب اور غیر ذمہ دار لوگوں کا بپا کیا ہوا ہے۔ مسلمانوں کا ذمہ دار فہیم طبقہ مرزائیوں کو مسلمان سمجھتا ہے۔

آخر وہ وقت بھی آیا کہ جو لوگ ذمہ دار اور فہیم و غیر متعصب تھے۔ انہوں نے بھی عامۃ المسلمین کے جذبات واحساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے لگی لپٹی رکھے بغیر حکومت کو بتا دیا کہ قادیانیت ایک جداگانہ مذہب ہے۔ جسے اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ اگر حکومت نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے میں کوتاہی کی تو مسلمانوں کا یہ شبہ یقین کے درجہ تک پہنچ جائے گا کہ حکومت مسلمانوں کی وحدت ملی کو پارہ پارہ دیکھنے کی متمنی ہے۔ خدا بھلا کرے علامہ اقبال کا جن کے حکیمانہ بیان نے ان ساری حقیقتوں کو بکمال شرح وبسط الم نشرح کر کے مسلمانان ہند کی ایسی خدمت سرانجام دی ہے۔ جس کا صلہ اسے سرور کائنات کی ختم المرسلینی کی بارگاہ سے مل سکتا ہے۔“

آخر میں مولانا نے لکھا جس پر ان کی بصیرت کی داد دینی پڑتی ہے۔ فرمایا: ”ختم نبوت کے اس عقیدہ کو جھٹلانے کی جرأت اس ساڑھے تیرہ سو سال کے عرصہ میں اگرچہ متعدد پرستاران طاغوت کو ہوئی ہے۔ لیکن اس جرأت کا سب سے بے باکانہ مظاہرہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قلیل الانفار ذریت کی طرف سے ہوا۔ میرا پختہ یقین ہے کہ اس تکذیب کی پاداش میں طائفہ قادیان جس کے نیم جان جسم میں حکومت وقت کے سیاسی معالج نے تھوڑی بہت حرکت پیدا کر رکھی ہے۔ اپنے وقت پر گردش روزگار میں دب کر فنا ہو جائے گا۔ جس طرح اس سے پہلے مدعیان نبوت اور اس کی امتیں نابود ہو گئیں۔　(زمیندار ۹؍مئی ۱۹۳۵ء)

قبول اسلام

محمد عبداللہ بن محمد سلیمان علی ٹاؤن گلی نمبر۱، باوا چک سرگودھا روڈ فیصل آباد نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں پر لعنت بھیج کر مبلغ فیصل آباد مولانا عبدالرشید غازی کے ہاتھ پر گواہوں کی موجودگی میں اسلام قبول کر لیا۔

کچھ عرصہ پہلے اس نومسلم کی والدہ بھی قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کر چکی ہیں۔ نومسلم محمد عبداللہ نے کہا مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے دجال کذاب کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ آج کے بعد میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

ختم نبوت اسٹیشن ...... اورنج ٹرین لاہور کے ایک اسٹیشن کا نام

مولانا عبدالجبار سلفی

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کے دورِ حکومت میں اکتوبر ۲۰۱۵ء میں شروع ہونے والا اورنج لائن میٹروٹرین کا منصوبہ ۵ سال کے بعد مکمل ہوگیا ہے۔ صوبہ پنجاب میں آبادی کے اعتبار سے سب سے بڑے شہر لاہور میں روزانہ ۸۰ لاکھ سے زائد افراد اپنے روزگار کے سلسلہ میں ادھر سے اُدھر سفر کرتے ہیں، اس بنا پر لاہور شہر میں عوام کی سہولت کے لئے ماس ٹرانزٹ پراجیکٹ متعارف کروانے کا منصوبہ بنایا گیا تھا جس کے تحت شہر میں چار مختلف روٹس پر ماس ریپڈ ٹرانزٹ ٹریک بچھائے جانے تھے:

۱...... میٹروبس، ۲...... اورنج لائن میٹروٹرین، ۳...... بلیولائن، ۴...... پرپل لائن

اوّل الذکر دو منصوبے تو مکمل ہوگئے اور کامیابی کے ساتھ رواں دواں ہیں جب کہ اگلے دو منصوبوں پر عمل درآمد فی الحال نہ ہوسکا۔ اورنج لائن میٹروٹرین سے پہلے چلائی جانے والی میٹروبس کا گذر لاہور شہر کے مختلف مقامات سے ہوتا ہے جس کی ابتداء شاہدرہ موڑ سے اور انتہا گجومتہ اسٹیشن پر ہوتی ہے اور اس میں کل ستائیس اسٹیشن شامل ہیں۔ جب کہ اورنج لائن میٹرولائن ٹرین منصوبے میں کل ۲۶، اسٹیشن شامل ہیں۔ تقریباً ۲۷ کلومیٹر کا یہ ٹرین ٹریک ڈیرہ گجراں سے شروع ہوکر علی ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ چوک کے قریب اسٹیشن پر مختتم ہوتا ہے۔ علی ٹاؤن سے لے کر ڈیرہ گجراں تک ہنجروال، اعوان ٹاؤن، سبزہ زار، شاہ نور، سکیم موڑ، سمن آباد، گلشن راوی، چوبرجی، انارکلی، جی پی او، لکشمی چوک، ریلوے اسٹیشن، باغبانپورہ، شالامار، پاکستان منٹ اور محمود بوٹی سمیت لاتعداد چھوٹے بڑے علاقے اس رستہ میں شامل ہیں۔ اس سلسلہ تعمیر میں ۲۵ کلومیٹر کا ٹرین ٹریک زمین کے اوپر اور کم وبیش دو کلومیٹر زیرزمین تعمیر کیا گیا ہے۔ مجوزہ ٹریک پر ۲۷ ٹرینیں چلائی گئی ہیں جو چائینہ سے خریدیں گئیں اور ہر ٹرین میں ۵ بوگیاں شامل ہیں یوں ان ۵ بوگیوں یعنی ایک ٹرین میں بیک وقت ۲۵۰، افراد کے بیٹھنے کی گنجائش موجود ہے۔ اس ٹرین پر مسافر حضرات ڈیرہ گجراں سے علی ٹاؤن تک 45 منٹ میں سفر کرلیتے ہیں۔ جب کہ اس سے قبل عام طور پر بیس بیس منٹ تو صرف بسوں اور ویگنوں کے انتظار میں سٹاپ پر کھڑے گذر جاتے تھے۔ دھکم پیل اور افراتفری کی اذیت الگ تھی اور اس صورت حال میں بزرگوں، خواتین اور بچوں کو بھی تکلیف دہ ماحول کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس منصوبے کو شروع کرتے وقت اعلان کیا گیا تھا کہ ۲۷ ماہ کے عرصہ میں اسے مکمل کرلیا جائے گا مگر بیشتر اعتراضات اور گوناگوں مسائل و

تحفظات کی وجہ سے یہ منصوبہ ۲۲ ماہ تک تاخیر کا شکار رہا۔ اورنج لائن میٹروٹرین کے سول سٹرکچر پر کام کا آغاز ۲۰۱۵ء میں کیا گیا تھا جسے محکمہ ایل ڈی اے نے مئی ۲۰۱۹ء میں مکمل کیا۔ ڈیرہ گجراں سے چوبرجی تک کا منصوبہ حبیب کنسٹرکشن کمپنی نے، جب کہ اس سے اگلے پراجیکٹ کو Z.K.B کمپنی نے مکمل کیا اور اس منصوبہ کے سول اسٹرکچر پر آنے والا خرچ تقریباً ۴۸، ارب روپے ہے۔ جبکہ مکینیکل اور الیکٹریکل کا وہ کام جو چائینہ کی ایک کمپنی سے کروایا گیا، اور دیگر ضروریات پر آنے والا خرچ اس کے علاوہ ہے۔ ۲۲ ماہ تک اورنج لائن ٹرین کے تاخیر کے اسباب میں سے ماحولیاتی مسئلہ، شفافیت، تاریخی مقامات کو درپیش خطرات اور رہائشی آبادیوں کے نقصانات اور منتقلی جیسے مسائل شامل تھے۔ ان ساری مشکلات کو طے اور حل کرنے کے علاوہ حکومت کی منتقلی اور دیگر بدلتے بین الاقوامی وقومی حالات بھی تکمیل میں سَدِّ راہ بنے رہے۔ بالآخر اواخر اکتوبر ۲۰۲۰ء میں باقاعدہ افتتاح کر کے میٹروٹرین چلادی گئی۔

شاہ نور سٹاپ، اسٹیشن نمبر ۱۹ کا مختصر تعارف

ملتان روڈ پر سکیم موڑ اور کھاڑک نالہ سٹاپ کے درمیان ایک قدیم آبادی ’’شاہ نور‘‘ کے نام سے موجود ہے جس کے متصل سیّد پور اور شاہ فرید وغیرہ کی آبادیاں ہیں اور عقب میں علامہ اقبال ٹاؤن ہے، یہ علاقہ شاہ نور سٹوڈیو کی وجہ سے مشہور ہے ماضی قریب میں ایک معروف گلوکارہ (نور جہاں) کی ملکیت میں رہنے والا یہ سٹوڈیو متذکرہ گلوکارہ کی موت کے بعد اس کی اولاد اور نواسوں، نواسیوں میں جائیداد کے حصول پر معرکۂ کارزار بھی بنارہا اور مدتوں اخباروں اور الیکٹرانک میڈیا پر اس قضیہ کی عدالتی کارروائیاں دیکھنے میں آتی رہیں۔ نور جہاں نے اپنے شوہر شوکت حسین شاہ رضوی کے ساتھ مل کر لاہور میں فلمی صنعت کی بنیاد ڈالی تھی اور یہاں ملتان روڈ پر شاہ نور کے نام سے ایک جدید فلمی سٹوڈیو قائم کیا تھا ’’شاہ نور‘‘ کا نام نور جہاں اور ان کے شوہر کے مشترکہ ناموں سے ترتیب دیا گیا تھا یعنی یہ جگہ دونوں کی ملکیت تھی۔ مگر بعد میں ان دونوں میاں بیوی میں طلاق ہوگئی تھی، جس کی کربناک وجوہات قتیل شفائی کی آپ بیتی ’’گھنگھروٹوٹ گئے‘‘ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ اس طلاق کا سبب اصلی کرکٹر نذر محمد بنا تھا اور اس کی مزید تفصیلات علی سفیان آفاقی کی کتاب ’’فلمی الف لیلہ‘‘ میں بھی موجود ہیں اس کی تفصیلات ہمارے موضوع سے خارج ہیں۔ تو شوکت شاہ رضوی نے اپنی مطلقہ کو اس میں سے حق دینے کی بجائے قبضہ کرلیا تھا اور وہی قبضہ پھر آمدہ وقتوں میں اولادوں کے مابین وجہ نزاع بنارہا۔ یاد رہے کہ شوکت حسین شاہ رضوی (متوفی اگست ۱۹۹۹ء) کی قبر بھی متذکرہ شاہ نور سٹوڈیو میں ہے۔ یہ سٹوڈیو والی جگہ ایک زمانہ سے خستہ حال، بے نور و بے روح اور ویران پڑی ہے اور آج یہ سارے سلسلے گناہوں کے انجام کار کی داستانیں اپنے سینے میں لئے درس عبرت دے رہے ہیں کہ نیکی

ہی انسان کے شرف انسانیت کو قائم رکھتی ہے اور گناہ کی زندگی ایسے ایسے داغ اور نشانات چھوڑ جاتی ہے کہ آنے والی نسلیں سینہ سوختہ ہوکر رہ جاتی ہیں اس لئے قرآن مجید کے آفاقی پیغام میں فرمایا گیا ہے کہ:

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ (المائدہ: آیۃ ۲)

﴿نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے مدومعاون بنو، اور گناہ وعدوان کے کاموں میں ایک دوسرے کی معاونت مت کرو﴾

شاہ نور اسٹیشن کا نام ’’ختم نبوت‘‘ تجویز کرنے کا پہلا اِلقا، اورتحریک کی خشتِ اوّل

مورخہ ۱۰ مارچ ۲۰۱۸ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ملک گیر کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس کانفرنس کی جانب لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے مختلف شہروں میں تبلیغی اور دعوتی ٹیموں نے طوفانی دورے کئے تھے اور تیاریوں کے سلسلے میں بڑے بڑے جلسوں کا انعقاد ہوا، یوں بادشاہی مسجد کی کانفرنس کے انعقاد سے پہلے پہلے پورے ملک میں ختم نبوت کانفرنسوں کی دھوم مچ گئی تھی۔ اس سلسلہ میں رسول پارک سبزہ زار سکیم لاہور میں واقع قدیم دینی درسگاہ دارالعلوم مدنیہ میں بھی ایک بڑا جلسہ منعقد کیا گیا تھا جس میں علاقہ بھر کے عوام وعلماء کرام اور سیاسی وسماجی شخصیات نے بھرپور شرکت کی تھی اور جلسہ نہایت تزک واحتشام کے ساتھ مکمل ہوا۔ جلسہ ھذا میں مرکزی بیانات حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم اور کاتب السطور کے ہوئے۔ جب کہ مسند صدارت پر شیخ الحدیث وبانی دارالعلوم مدنیہ حضرت مولانا محبّ النبی دامت برکاتہم متمکن تھے۔ دیگر مقامی شخصیات میں استاذ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن، سابق ایم این اے مہر اشتیاق احمد، حاجی محمد ارشاد ڈوگر، میاں نثار احمد ایڈووکیٹ اور دیگر معززین علاقہ موجود تھے کہ اس دوران مرحوم محمد یٰسین فاروقی نے مائیک پر آکر اعلان کیا کہ اس جلسہ میں عوام کی بھرپور شرکت کے ذریعے اگر اس قرارداد کو عوامی سطح پر پاس کرلیا جائے کہ اورنج لائن ٹرین کا اسٹیشن نمبر ۱۹ (شاہ نور) ختم نبوت کے نام سے منسوب ہو تو کیا آپ اس مطالبہ وخواہش کی تائید کرتے ہیں؟ اس پر عوام نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر فلک شگاف نعروں کے ساتھ حمایت کی۔ اور سیاسی وسماجی شخصیات نے بھی اپنی اپنی خدمات پیش کرنے کا عندیہ دیا۔ یٰسین فاروقی نسباً فاروقی نہیں بلکہ شرفاً اور نسبتاً فاروقی تھے اور خلافت راشدہ موعودہ کے دوسرے تاجدار سیدنا حضرت عمر فاروق t کی نسل پاک سے کسی کا نسبی تعلق ہو خواہ جذبہ ووارفتگی کا، اللہ تعالیٰ حضرت عمر t کے نام کی نسبت سے نیکیوں کا القا فرماتے ہیں۔ کاتب السطور کی رائے میں یہ ایک القاء تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے امرِ خاص سے ان کے دل میں ڈال دیا تھا۔ شاہ نور اسٹیشن کا نام ’’ختم نبوت اسٹیشن‘‘ رکھنے کی یہ پہلی آواز تھی جس نے تحریک کا روپ دھارا، اور یہ خشتِ اول تھی جس پر ایک جہدِ للبقاء یعنی اہل

اسلام کی اپنے آپ کو باقی رکھنے کی کوششوں کا محل کھڑا ہونے والا تھا۔ پُر جوش تقریروں، ایمان افروز نعروں، صالحین کی مستجاب دعاؤں اور میز بانوں کی دعوتِ سمر قند کے بعد عوام اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور مذکورہ قرارداد پر اب باقاعدہ عمل درآمد کی قانونی چارہ جوئی کے لئے ایک سات رکنی ٹیم تشکیل میں لائی گئی۔ جس کی سرپرستی شیخ الحدیث حضرت مولانا محبّ النبی فرما رہے تھے۔ اس سلسلہ میں پانچ سیکٹرز تجویز کئے گئے اور ہر سیکٹر کا ایک ذمہ دار متعین کیا گیا تھا کہ جو اپنے اپنے سیکٹر میں مسلمانوں کو اس تجویز کی طرف متوجہ کر کے باہم مربوط رکھیں گے۔ ان پانچ سیکٹرز کی حدود اور ان کے ذمہ داران کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سیکٹر ۱: لیاقت چوک تا بکر منڈی......حاجی محمد شفیق

سیکٹر ۲: سبزہ زار کے جملہ بلاکس مع رسول پارک......مولانا ظہیر احمد قمر

سیکٹر ۳: حسن ٹاؤن، اعوان ٹاؤن مع کھاڑک وملحقات......قاری محمد شفیق

سیکٹر ۴: مرغزار سوسائٹی مع ملحقات......قاری فضل الرحمٰن

سیکٹر ۵: ٹھوکر نیاز بیگ، ہنجروال، احباب کالونی مع ملحقات......مولانا عبدالحفیظ

ان پانچوں سیکٹروں کے ذمہ داران اپنے جن جن معاونین ومشیران کے تعاون سے آگے بڑھتے رہے اُن میں حاجی محمد الیاس (منتظم سلسلہ دروس قرآن مجید تحریک صوت القرآن، سبزہ زار)، محمد وکیل وٹو (چیئر مین حسان بن ثابت ٹرسٹ)، مولانا مفتی جلیل احمد، مولانا نظام الدین، مولانا حبیب اللہ، مولانا محمد عابد، چودھری نذیر احمد چدھڑ، قاری دلدار احمد صدیقی اور ان کے دیگر رفقاء واحباب شامل ہیں جب کہ رابطہ کمیٹی سے روزانہ کی بنیاد پر رپورٹ طلب کرنے کی ذمہ داری مندرجہ ذیل دو احباب کے سپرد کی گئی تھی۔

۱......محمد یٰسین فاروقی مرحوم　　۲......مولانا عبدالشکور یوسف

آخر میں تمام تر کارگذاری حضرت مولانا محبّ النبی کی خدمت میں پیش کر کے آنجناب سے قیمتی راہنمائی اور دعائیں وصول کرتے ہوئے یہ مبارک سفر جاری رکھا۔ ان مراحل کے بعد اس تحریک کا دوسرا مرحلہ متعارف کروایا جاتا ہے۔

جاری ہے!!

دروس ختم نبوت بعنوان محافظ ختم نبوت حافظ آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد کے زیر اہتمام مختلف مساجد میں محافظ ختم نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ کے عنوان سے دروس کا انعقاد کیا گیا۔ جن کی سرپرستی علامہ احمد سعید اعوان نے کی۔ جس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ مولانا مفتی محمد دین ہنگو اور مولانا فضل الرحمٰن منگلا کے بیانات ہوئے۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مبصر: مولانا اللہ وسایا

امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی اور ان کی تحریک مدح صحابہ اور اس کے اثرات:
افادات: مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی حسنی ندوی: ترتیب: مولانا ابوالحسن علی فاروقی: صفحات: ۱۵۶:
قیمت: درج نہیں: ناشر و ملنے کا پتہ: محمود پبلی کیشنز زاہدی حلیم سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی، نامور عالم ربانی اور مشہور زمانہ مناظر اسلام تھے۔ آپ حضرت علامہ عین القضاۃ لکھنوی کے نامور شاگرد تھے۔ آپ ندوۃ العلماء میں مدرس بھی رہے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی، حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری ایسے حضرات کے ممدوح تھے۔ ایک زمانہ میں لکھنؤ میں رافضیت نے پر پرزے نکالے تو ان کے سامنے حضرت مولانا سید احمد شہید سدّ سکندری بن گئے۔ رافضیت ماند پڑ گئی۔ جب بادشاہان ہند اور ایرانی حکمرانوں کے سیاسی حربی مفادات ایک دوسرے سے قربت کا باعث بنے تب پھر رفض نے رفتہ رفتہ پر پرزے نکالے۔ لکھنو میں بھی سابقہ وائرس نے نیا حملہ کیا۔ مقبول احمد دہلی نے رفض کو بڑھاوا دیا۔ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی اس زمانہ میں دہلی میں علمی تصنیفاتی کام میں مصروف تھے۔ آپ کے استاذ علامہ عین القضاۃ لکھنوی نے آپ کو لکھنو، مقبول دہلوی کے توڑ کے لئے بلوایا۔ نہ صرف اس کام پر مامور کیا بلکہ امام اہل سنت کا لقب بھی دیا۔ جو آگے چل کر آپ کی پہچان بن گیا۔ پاکستان میں مولانا سید نور الحسن بخاری، مولانا لال حسین اختر، مولانا عبدالستار تونسوی ایسے تمام مناظرین حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کے شاگرد تھے۔ آپ نے نہایت ہی اعتدال کے ساتھ ایک ہاتھ میں عظمت ودفاع صحابہ کرامؓ کا علم لیا، دوسرے ہاتھ میں اہل بیتؓ وسادات کرام کی محبتوں کی شمع اٹھائی اور یوں شش جہت ایمان کی روشنیوں کی لیلۃ القدر کی برکات کا موسم بہار قائم کر دیا۔ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی لکھنوی نے اپنی کتاب (تحدیث نعمت ص ۳۴۶) پر لکھا ہے ’’ایک موقع پر حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درجات کا فرق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سابقین اوّلین میں بھی پہلی صف کے اکابر میں سے ہیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اگرچہ صحابی ہونے کی حیثیت سے ہمارے سر کے تاج ہیں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کو کیا نسبت؟ ان کی مجلس میں اگر صف نعال میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو جگہ مل جائے تو ان کے لئے سعادت اور باعث فخر ہے۔‘‘

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ رفض کے خلاف کام کرنے کے لئے امام اہل سنت نے جو منہج اختیار کیا اس کے خدوخال واضح کر دیئے ہیں۔ مولانا عبدالشکور لکھنوی کو حضرت مولانا محمد منظور نعمانی لکھنوی سے کون بہتر جانتا ہوگا۔ ایک النجم کے ایڈیٹر، دوسرے الفرقان کے، دونوں ایک شہر کے اور ایک میدان عمل کے شاہسوار۔ دونوں مناظر، دونوں ہم عصر و ہم مشرب۔ چنانچہ اس منہج پر مولانا عبدالشکور لکھنوی کی جدوجہد کو اہل سنت کی وکالت، اصحاب رسول کی عظمتوں کا دفاع، اہل بیت کی محبتوں کا استحکام، رفض کے شرمناک حملوں کا توڑ ایسے طور پر مولانا عبدالشکور لکھنوی آگے بڑھے کہ اس خطہ ہند میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی مصنف تحفہ اثنا عشریہ کے عملی وفکری محاذ کے علمی جانشین کے طور پر جانے پہچانے گئے اور آپ کی اس جدوجہد کو اس محاذ پر ایک تجدیدی کارنامہ کی حیثیت سے علم وفضل کے ماہرین نے تسلیم کیا۔ بلکہ اس کے لئے پوری اہل سنت کی قیادت نے سر تسلیم خم کر دیا۔ **وتعز من تشاء وتذل من تشاء!** مولانا عبدالشکور لکھنوی اور مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی دونوں کا وجود لکھنو میں دو داعیان اسلام کی جوڑی باہم ایک دوسرے کے کاموں میں معاون و مددگار۔ دینی و دنیوی رشتوں دونوں میں باہم دیگر پیوست و یک جان۔

لیجئے اس زمانہ میں محرم کی مجالس میں رفض کے بالمقابل شہدائے اسلام کے عنوان پر پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام کے انعقاد کا مولانا عبدالشکور لکھنوی نے بیڑا اٹھایا۔ ان میں مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی کی تقاریر ہوئیں۔ جو پندرہ روزہ تعمیر حیات لکھنو میں چھپ گئیں۔ مولانا لکھنوی کے مشن اور ان کی خدمات کے حوالہ سے حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی کے رشحات قلم میسر آ گئے تو حضرت مولانا ابوالحسن علی فاروقی جو حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی کے پڑپوتے اور حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی کے پڑنواسے ہیں۔ گویا مرج البحرین آپ نے ان کو ترتیب دیا تو یہ کتاب بن گئی۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی کے موجودہ علمی جانشین مولانا محمد رابع حسنی نے مقدمہ مولانا عبدالشکور لکھنوی کے پوتے مولانا عبدالعلیم لکھنوی نے تقریظ لکھی۔ دو دریاؤں میں علم وفضل، معلومات اور تاریخ کی ایسی ناؤ چلی کہ یہ کتاب پہلے لکھنو میں چھپی اور اب لاہور میں۔ ہندوستان و پاکستان کے اہل سنت اب کتاب کو پڑھ کر اپنے لئے اس عنوان پر راہ حق و ثواب نہ پائیں تو پھر برا ہو، رافضیت کے ساتھ خارجیت کا بھی۔ محمود پبلی کیشنز لاہور کے ہاں سے اس کتاب کا شائع ہونا ہزاروں خوشیوں کا سامان اور لاکھوں حیرتوں کا ذخیرہ ہے: ہاتھ لا استاذ کیسے کہی!

کتاب پڑھئے کہ پڑھنے کی چیز ہے۔ معلومات کا ذخیرہ، واقعات کا انبار، تاریخ ماضی میں مستقبل کی راہوں کی روشنی کا قدرت حق نے اہتمام کر دیا ہے اور بس کافی۔ **حسبنا اللہ ونعم الوکیل، نعم المولیٰ ونعم النصیر!**

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس بچیکی ضلع ننکانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۵ دسمبر ۲۰۲۲ء بعد از نماز مغرب جامع مسجد فیض محمدی بچیکی میں زیر نگرانی مولانا محمد اعظم امین ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ قاری عبدالرزاق نے تلاوت اور میاں محمد عارف طاہر نے ہدیۂ نعت، جبکہ نقابت کے فرائض مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے انجام دیئے۔ پروفیسر متین خالد نے تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت پر بیان کیا۔ آخر میں مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء چیچہ وطنی کا خطاب ہوا۔

ختم نبوت کورسز سنانواں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنانواں کے زیر اہتمام ۱۱،۱۲ دسمبر ۲۰۲۱ء کو بعد نماز مغرب دو روزہ کورس جامع مسجد الجاہد سنانواں میں، جب کہ ۱۲ دسمبر بعد نماز ظہر جامعہ معہد الخیر میں ایک روزہ کورس منعقد ہوئے۔ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے بذریعہ پروجیکٹر کورس پڑھائے۔ جبکہ ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد نے کورس کی اہمیت پر گفتگو کی۔ شرکاء کورس میں آئینہ قادیانیت اور کتاب ختم نبوت کورس تقسیم کی گئیں۔

ختم نبوت کانفرنس سانگھی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام ۲۳ دسمبر ۲۰۲۱ء کو جامع مکی مسجد سانگی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا عبدالغفار شیخ، نگرانی مولانا محمد حامد عباسی اور سرپرستی مولانا عبدالباسط سومرو نے کی۔ مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا ذبیح اللہ جتوئی، مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی کے بیانات ہوئے۔ اس پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے مولانا محمد حامد عباسی، مولانا عبدالحفیظ نے بھرپور محنت کی۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالحفیظ سومرو نے سرانجام دیئے۔

ختم نبوت کورسز شیخوپورہ / ننکانہ بذریعہ پروجیکٹر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اِہتمام مختلف مقامات پر تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر دو روزہ تربیتی کورس منعقد کئے گئے جن کی اجمالی رپورٹ درج ذیل ہے: پہلا کورس ۲۳،۲۴ دسمبر ۲۰۲۱ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد الحبیب چک ۳۸ نظام پورہ (دیوہ سنگھ) تحصیل شاہ کوٹ زیر نگرانی مولانا سید امیر بادشاہ منعقد ہوا۔ دوسرا کورس ۲۵،۲۶ دسمبر کو جامع مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ چک ۸۰ نظام پورہ بکاوش حافظ محمد ساجد، بھائی

محمد ادریس، زیرنگرانی مولانا قاری عتیق الرحمٰن منعقد ہوا۔ تیسرا کورس ۲۷، ۲۸ دسمبر ۲۰۲۱ء کو جامع مسجد قباء چک ۸۶ (گاہندراں) مسجد کالونی والی میں بعد مغرب تا عشاء منعقد ہوا، جس کی نگرانی قاری محمد اشفاق اور صدارت مفتی محمد طیب عارف نے فرمائی۔ چوتھا کورس ۲۹، ۳۰ دسمبر ۲۰۲۱ء کو بعد نماز مغرب تا عشاء جامع مسجد مدنی دیوان والا مانانوالا، میں زیرنگرانی مولانا طارق محمود صالح و مولانا محمد فرقان مانانوالا، جبکہ کلمات صدارت، انعامات کی تقسیم و اختتامی دُعاء حضرت مولانا غلام سرور شعیب کے دست مبارک سے انجام پائی۔ پانچواں کورس ۳۱ دسمبر ۲۰۲۱ء یکم جنوری ۲۰۲۲ء چک نمبر ۲ میں بنگرانی مولانا محمود الحسن کشمیری و حافظ طاہر کامران منعقد ہوا۔ چھٹا کورس ۲، ۳ جنوری کو بعد نماز مغرب جامع مسجد رحیم نگر چک نمبر ۶ ۵۷ میں بنگرانی قاری محمد رمضان، بھائی شفقت، ڈاکٹر اختر علی، زیرسرپرستی مولانا تنویر احمد (جامعہ اسلامیہ امدادیہ واربرٹن منعقد ہوا۔ اختتامی کلمات و تقسیم انعامات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے امیر مولانا قاری محمد ابوبکر نے انجام دیئے۔ تمام کورسز کے اسباق عالمی مجلس شیخوپورہ وننکانہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے پڑھائے۔ الحمدللہ کثیر تعداد میں لوگوں نے اِستفادہ کیا، جماعت کا لٹریچر فری تقسیم ہوا، ہر کورس کے آخر میں سوال و جواب کی نشست ہوئی، صحیح جوابات دینے والے حضرات کو جماعت کی کتب انعام میں دی گئیں۔

ختم نبوت کورس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مدرسہ جامعہ حفصہ للبنات بلاک نمبر ۱ چیچہ وطنی میں ۲ جنوری ۲۰۲۲ء کو ایک روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ سرپرستی مولانا محمد حسان زاہد نے کی۔ کورس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مفتی محمد راشد مدنی کا طویل دورانیہ پر مشتمل بیان ہوا اور بچیوں میں ردقادیانیت پر مشتمل لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعدازاں پیرجی حفظ الرحمٰن رائے پوری کی دعوت پر مدرسہ تجوید القران المعروف درس پیرجی میں مفتی محمد راشد مدنی نے جمعۃ المبارک کے عوامی اجتماع سے بھی خطاب کیا۔

تاجدار ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیرانتظام ۳ جنوری ۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب مکی مسجد چاچڑ محلہ گھوٹکی میں عظیم الشان تاجدار ختم نبوت کانفرنس زیرسرپرستی مولانا قاری عبدالباسط اندھڑ، زیرصدارت سید نور محمد شاہ اور زیرنگرانی مولانا محمد یوسف شیخ منعقد ہوئی۔ حافظ ریاض احمد لغاری نے تلاوت، جب کہ ہدیہ نعت جناب علی سرور گھوٹو نے پیش کیا۔ مولانا محمد شاہ نواز چاچڑ، مولانا محمد ہارون چنا، جناب عبدالخالق چاچڑ، مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا مفتی سعود افضل ہالیجوی کے بیانات ہوئے۔ پروگرام کی کامیابی کے لئے مولانا محمد یوسف شیخ حاجی غلام رسول سانگی محترم جناب حاجی ملہار چاچڑ نے بھرپور محنت کی۔

تحفظ ختم نبوت تقریری مقابلہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام ۶ جنوری ۲۰۲۲ء کو مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں سالانہ تقریری مقابلہ بسلسلہ تحفظ ختم نبوت منعقد ہوا۔ مقابلہ میں دینی مدارس، کالجز، یونیورسٹیز کے طلباء نے شرکت کی۔ تقریری مقابلہ کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا تلاوت قرآن مولانا اسامہ سالم، اور ہدیہ نعت مقبول رسول قاری راشد سراجی نے پیش کیا۔ تقریری مسابقہ میں ۵۰ طلباء نے حصہ لیا۔ تقریری مقابلہ میں تین موضوع کا انتخاب کیا گیا تھا، ’’عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں، تحفظ ختم نبوت میں علامہ محمد اقبال کا کردار اور قادیانیت آئین پاکستان کے تناظر میں‘‘ منصف کے فرائض مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا ظہیر احمد قمر، مولانا مختار الحق ظفر نے انجام دیئے۔ تمام شرکاء مقابلہ کو اعزازی انعام میں تین مختلف کتب کے سیٹ دیئے گئے۔ مسابقہ میں پہلی پوزیشن دار العلوم اسلامیہ اقبال ٹاؤن کے طالب علم علی شیر بن نصیر محمد نے حاصل کی جسے قیمتی کتب کا سیٹ اور نقد انعام دس ہزار روپے، دوسری پوزیشن مدرسہ مظاہر العلوم آرائے بازار کے طالب علم محمد طلحہ انور بن محمد انور نے حاصل کی جسے قیمتی کتب کا سیٹ اور نقد انعام سات ہزار روپے اور تیسری پوزیشن جامعہ فتحیہ اچھرہ کے طالب علم ابوطلحہ بن محمد اسلم نے حاصل کی قیمتی کتب کا سیٹ اور نقد انعام پانچ ہزار روپے دیا گیا۔ علماء نے سٹوڈنٹس کی محنت کو سراہا۔ پروگرام میں مہمانان گرامی مولانا ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مولانا مفتی انیس احمد مظاہری، مولانا خرم یوسف، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا جمیل الرحمٰن اختر، میاں پیر رضوان نفیس، مولانا اسامہ سالم، مولانا شیر احمد، مولانا قاری شفیق، مولانا محمد سمیع اللہ سمیت علماء اور طلباء نے شرکت کی۔

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں تقریری مسابقہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی، چناب نگر ضلع چنیوٹ میں درس نظامی کے طلباء کرام کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے واظہار مافی الضمیر پر ملکہ حاصل کرنے کے لئے ہر جمعرات کو طلباء میں تقریری بزم کا اہتمام ہوتا ہے۔ طلباء کرام چار بزموں میں تقسیم ہیں۔ حضرت علامہ محمد انور شاہ کاشمیریؒ، امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے اسماء گرامی سے منسوب: (۱) بزم کاشمیریؒ (۲) بزم بخاریؒ (۳) بزم شجاع آبادیؒ (۴) بزم جالندھریؒ...... ۷ جنوری ۲۰۲۲ء بروز جمعرات کو ہر بزم کی سطح پر طلباء کرام کے مابین تقریری مسابقہ کا پہلا راؤنڈ ہوا۔ جس میں طلباء کرام نے ’’عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں، تحفظ ختم نبوت اور اکابرین امت کا کردار، ظہور مہدی علیہ الرضوان اور رفع ونزول مسیحؑ‘‘ کے عنوانات پر تقاریر کیں۔

بزم کاشمیریؒ سے محمد علاء الدین (سادسہ) اول، محمد عبداللہ (سادسہ) دوم، اسامہ سلیم (ثالثہ) سوم، بزم بخاریؒ سے مولانا عبداللہ (متخصص) اول، محمد آصف حسین (عالمیہ) دوم، محمد کاشف (سابعہ) سوم، بزم شجاع آبادیؒ سے محمد عاصم (خامسہ) اول، محمد اویس (خامسہ) دوم، محمد عزیر (ثانیہ) سوم، جب کہ بزم جالندھریؒ سے رحمت علی (سادسہ) اول، محمد حذیفہ (ثانیہ) دوم، وحید اللہ (رابعہ) محمد ادریس (سادسہ) دونوں نے سوم، سوم پوزیشن حاصل کی۔ بعدازاں جملہ بزم کے طلباء کرام سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا اور حضرت کے دست مبارک سے چاروں بزموں سے پوزیشن ہولڈرز تیرہ طلباء کرام کو نقدی رقم کے انعام سے نوازا گیا۔

فائنل مقابلہ (دوسرا راؤنڈ)

۱۳ جنوری بروز بدھ کو بعد عشاء متصل پوزیشن ہولڈرز تیرہ طلباء کرام کے مابین مقابلہ ہوا۔ جس میں علاء الدین نے اول، محمد عاصم عارفی نے دوم، محمد کاشف نے سوم، مولانا عبداللہ نے چہارم پوزیشن حاصل کی۔ احمد علی درجہ اولیٰ نے عربی میں تقریر کی۔ منصفین کرام کی ذمہ داری مولانا خالد عابد سرگودھا، مولانا عبدالرشید فیصل آباد، مولانا محبوب الحسن طاہر بھلوال نے خوب نبھائی۔ مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد خبیب شاہ فیصل آباد، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا خالد عابد نے طلباء کرام کو خطابت سے متعلق قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا۔ پوزیشن لینے والے طلباء کرام کو خطبات حکیم العصر، سمیت عالمی مجلس کی قیمتی کتب انعامات میں دی گئی۔ جناب پیر محمد صفدر کی دعا سے تقریری مسابقہ کا اختتام ہوا۔ (مولانا توصیف احمد)

ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوٹکی کے زیر انتظام ۱۴ جنوری ۲۰۲۲ء کو بعد نماز عصر قربان کالونی میں عظیم الشان تاجدار ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت حضرت سائیں سید نور محمد شاہ اور نگرانی مولانا محمد یوسف شیخ نے کی۔ تلاوت قاری محمد ابراہیم نے جب کہ ہدیہ نعت جناب علی سرور گھوٹو نے پیش کیا۔ مولانا شاہ نواز چاچڑ، مولانا مفتی نور محمد لکھن، مولانا محمد عظیم بھٹو اور مولانا محمد حسین ناصر کے بیانات ہوئے۔ حاجی غلام رسول سانگی مولانا محمد یوسف شیخ اور ان کے رفقائے کرام نے بھرپور محنت کی۔

دوروزہ ختم نبوت کورس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد سعدی پارک ۱۳،۱۴ جنوری ۲۰۲۲ء کو دوروزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا، پہلی نشست کا آغاز صاجزادہ قاری محمد یحییٰ کی تلاوت سے ہوا۔ قاری محمد یاسین نے نعت پیش کی۔ مولانا عبدالعزیز نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مفصل خطاب فرمایا۔ مولانا عبدالرحیم استاذ الحدیث دار العلوم مدنیہ کی دعا پر پہلی نشست کا اختتام ہوا۔ دوسرے روز

جمعہ آخری نشست کا آغاز قاری مولانا ذکی اللہ کیفی کی تلاوت سے ہوا۔ صاحبزادہ محمد احسن نے ترانہ ختم نبوت پڑھا۔ مولانا محبوب الحسن طاہر نے ظہور امام مہدی علیہ الرضوان کے موضوع پر خطاب فرمایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کردار مرزا اور قادیانیت آئین کے دائرے میں کے موضوع پر لیکچر دیا۔ کورس میں علماء کرام، طلباء کرام، تاجر حضرات الغرض ہر شعبہ سے وابستہ لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ استاذ العلماء مولانا قاری محمد غازی کی دعا سے کورس اختتام پذیر ہوا۔

دوروزہ ختم نبوت کورس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام ۱۴، ۱۵ جنوری ۲۰۲۲ء کو جامع مسجد ظہیر الاسلام گلشن لاہور میں دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مبلغ مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا عمر حیات، قاری محمد احمد، مفتی محمد جواد نے لیکچر دیئے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرائے نورنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح امسال سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس بڑے تزک واحتشام کے ساتھ ۱۶ جنوری ۲۰۲۲ء کو قلعہ گراونڈ نورنگ میں منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس کی تیاری کے لئے سینکڑوں چھوٹے بڑے پروگرامات منعقد کئے گئے۔ کانفرنس کا آغاز صبح دس بجے قاری ذبیح اللہ ادہمی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ پہلی نشست کی صدارت خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین مولانا خواجہ خلیل احمد نے کی۔ نقابت کے فرائض ضلعی ناظم مولانا مفتی ضیاء اللہ اور ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے انجام دیئے۔ کاروان مصطفیٰ ﷺ کے نعت خواں گروپ صفدر کے نعتیہ کلام کے بعد کانفرنس سے صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد، مولانا مفتی عبدالغفار، مفتی سید عبدالغنی شاہ، مولانا محمد طیب طوفانی، صاحبزادہ آمین اللہ جان، مولانا ماسٹر عمر خان نے بیانات کئے۔ آخر میں خصوصی خطاب حضرت مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔ مولانا خواجہ خلیل احمد کی دعا سے پہلی نشست اختتام پذیر ہوئی۔ بعد نماز ظہر دوسری نشست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ قاری ساجد کمال نے تلاوت کی۔ حضرت مولانا عبدالرحیم نے شکریہ کے کلمات کہے۔ ازاں بعد رکن قومی اسمبلی حضرت مولانا محمد انور، مولانا مفتی عبدالغفار، شیخ الحدیث مولانا احمد سعید، مولانا مفتی ضیاء اللہ، مولانا عبدالحمید و دیگر مقررین نے خطابات کئے۔ اختتامی خطاب مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے کیا۔ کانفرنس میں معزز علماء کرام سمیت دینی مدارس، سکول کالج

اور یونیورسٹی کے اساتذہ سٹوڈنٹ تاجر برادری، معززین علاقہ، سیاسی وسماجی شخصیات، وکلاء برادر نے شرکت کی۔ کوریج کے لئے سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں نے بطور خاص شرکت کی۔ کانفرنس مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی رقت آمیز دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

تحفظ ختم نبوت کورسز بلوچستان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیراہتمام ۱۷ تا ۲۰ جنوری ۲۰۲۲ء متعدد ایک روزہ ختم نبوت کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ جن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی حضرات مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا محمد اویس کوئٹہ اور مولانا ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ نے خصوصی شرکت کی۔ ۱۷ جنوری ۲۰۲۲ء کو جامعہ عربیہ دار القرآن ہاشمیہ ڈیرہ اللہ یار میں صبح دس بجے مولانا محمد قاسم کی زیرسرپرستی اور بعد نماز ظہر مدرسہ دار العلوم شمسیہ اوستہ محمد میں مولانا مہر اللہ جتک کے زیرصدارت کورس ہوا۔ ۱۸ جنوری ۲۰۲۲ء کو جامع مسجد عثمانیہ کوئٹہ روڈ ڈیرہ مراد جمالی میں صبح دس بجے مولانا بشیر احمد جمالی ومتولی بھائی عبدالرزاق کی زیر نگرانی، جب کہ بعد نماز مغرب جامع مسجد قاضی والی دار العلوم بھاگ ناڑی ضلع کچھی میں مولانا ارشد الدین شاہ کی زیرسرپرستی کورسز ہوئے۔ ۱۹ جنوری ۲۰۲۲ء کو صبح دس بجے جامعہ مفتاح العلوم چاکر روڈ سبی میں مولانا عطاء اللہ وحاجی محمد داؤد رند کی سرپرستی میں جب کہ بعد نماز مغرب جامع مکی مسجد مین بازار رند علی ڈھاڈر میں کورسز منعقد ہوئے۔ ۲۰ جنوری ۲۰۲۲ء کو آخری کورس جامع مسجد مچھ میں مولانا عطاء اللہ اور مولانا عبدالمالک شاہ کی زیرسرپرستی منعقد ہوا۔ تمام پروگراموں میں مولانا سید ارشد شاہ ضلع کچھی نے بھرپور نگرانی فرمائی۔

ختم نبوت کورس و کانفرنس مانگامنڈی لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیراہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامعہ فاروقیہ محبّ سٹاپ مانگا رائے ونڈ روڈ پر جامعہ کے مہتمم مولانا براء حسن خان کی نگرانی میں ۲۴، ۲۵ جنوری ۲۰۲۲ء کو بعد نماز مغرب تا عشاء کورس اور ۲۵ جنوری بعد نماز عشاء کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس لاہور کے امیر مفتی محمد حسن، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری انوار الحسن شاہ بخاری، مولانا عبدالنعیم مبلغ، مولانا عبدالعزیز ناظم تبلیغ، مشہور نعت خواں قاری آصف رشیدی اور حافظ عمر فاروق مہمان خصوصی تھے۔ قاری انوار الحسن شاہ نے تلاوت سے قلوب کو گرمایا اور ایسے انداز میں پڑھا کہ سامعین جھوم اٹھے اس کے بعد جناب آصف رشیدی نے نعتیہ کلام پیش کیا اور آخر میں مولانا مفتی محمد حسن نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر اہم بیان کیا۔ کانفرنس میں علاقے بھر کے جید علمائے کرام اور رابطہ کمیٹی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانگامنڈی نے بھرپور شرکت کی۔

حق و باطل کا معرکۃ الآراء

مُقدّمۂ مرزائیۂ بہاولپور

رُوداد ۱۹۲۶ء تا ۱۹۳۵ء

جس میں

جناب جج محمد اکبر خان صاحب ڈسٹرکٹ جج بہاول پور

نے مرزائیت کو اِرتداد قرار دے کر مسمّاۃ غلام عائشہ کا نکاح

عبدالرزاق مرزائی سے فسخ فرمایا

مکمل سیٹ تین جلد

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان۔ 061-4783486

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

اپیل کنندگان

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے تعاقب پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کیے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ ردقادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن

☆ چناب نگر شعبہ کتب..... شعبہ میٹرک، ایف اے...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... تحریک ختم نبوت 10 جلدیں...... محاسبہ قادیانیت 17 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں ردقادیانیت پر فری لٹریچر...... دیگر ردقادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 061-4783486

ترسیل زر کا پتہ

اکاؤنٹ نمبر 0038-01034640 حرم گیٹ برانچ ملتان

حضرت مولانا خواجہ خان محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

صاحبزادہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب

حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب

علاقائی مراکز کے فون نمبرز										
اسلام آباد 0334-5082180	راولپنڈی 0334-7520944	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 0302-5152137	لاہور 0300-4304277 0306-4918840	سرگودھا 0301-6361561	چناب نگر 0301-7972785 0301-6395206	جھنگ 0303-2453878	خانیوال 0301-7819466	چیچہ وطنی 0300-7832358	بہاولنگر 0333-6309355
بہاولپور 0300-6851586	میرپورخاص 0334-3463200	رحیم یارخان 0301-7659790	سکھر 0302-3623805	اوکاڑہ قصور 0300-6950964	فیصل آباد 0301-7224794	حیدرآباد 0300-8775697	شیخوپورہ 0300-5598612	کوئٹہ 2841995 0331-3064596	گجرات 0300-6092577	کراچی 32780337

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	250
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1200
5	فتاویٰ ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	تحریک ختم نبوت (10 جلد مکمل سیٹ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
7	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
8	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 1 تا 15 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	3750
9	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
11	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
12	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
13	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	120
14	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	120
15	سیرت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
16	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
17	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	400
18	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
19	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (دو جلدیں)	رسائل اکابرین	400
20	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	120
21	ختم نبوت کورس	مفتی مصطفیٰ عزیز	200

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ